علومِ قضا پر علمائے برصغیر کی تالیفات کا ایک جائزہ

ڈاکٹر عصمت اللہ ٭

ABSTRACT

Islamic Law was the law of land during the entire Muslim reign of Indian subcontinent which lasted almost for the thousand years. It was, therefore, natural that the Muslim jurists of the time devoted a considerable attention on the procedural aspects of application of Islamic Law. The result was the production of rich heritage on the subject. This paper briefly surveys the classical as well as modern literature produced by this part of land and provides historical analysis on its development.

عدل وانصاف اللہ تعالیٰ کی صفت، اور اس سے محبت انسانی فطرت ہے، عدل وانصاف ہی پر کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ اسلام نے عدل وانصاف کا جامع تصور پیش کیا ہے، جس میں اپنی ذات اور دوسرے لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف کے ساتھ معاملہ کرنا شامل ہے۔ لیکن اس سے بھی اہم انسانیت پر اسلام کا ایک عظیم احسان یہ ہے کہ اس نے معاشرے میں ظلم وستم اور حق تلفی کے نتیجے میں ہونے والے تنازعات اور جھگڑوں کا فیصلہ کرکے مظلومین کی داد رسی اور حق داروں کو ان کا حق دلانے کا مستقل نظام دیا۔

فقہِ اسلامی کا دائرہ انسانی زندگی کے سب شعبوں اور پہلوؤں تک پھیلا ہوا ہے، لیکن اس کا نظام عدل وانصاف سب سے اہم شعبہ ہے کہ یہ انسانی معاشرے کے اہم ترین پہلو- تنازعات اور جھگڑوں- کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

٭ صدر شعبۂ فقہ و قانون، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد

کارِ قضاوعدل گستری کی اہمیت اور شرف وعظمت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کے حکم سے تاحیات خود اس فریضے کو سرانجام دیا، اور اللہ تعالی نے اہلِ ایمان کو بلا چون وچرا آپ ﷺ کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کا حکم دیا گیا: ﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾ [۱] نہیں، اے محمد! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہوسکتے، جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں، بلکہ سربسر تسلیم کرلیں۔

نبی ﷺ نے امت کے لیے اپنے قول وفعل سے قضااور عدل وانصاف کے باب میں بہترین تعلیمات اور عملی اسوہ چھوڑا، اور اپنی زندگی میں اپنے ساتھیوں، صحابہ کرام کی عدالتی کاموں کے لیے تربیت کی، تاکہ وہ امت میں عدل وانصاف کے کام کو سرانجام دے سکیں اس سلسلے میں:

حضرت معقل بن یسار مزنی، [۲] عمرو بن عاص، [۳] عقبہ بن عامر جہنی [۴] رضی اللہ عنہم کو خود اپنی عدالت میں پیش شدہ مقدمات کا فیصلہ کرنے پر مامور کیا۔ دو بھائیوں کی وفات کے بعد گھر کے صحن میں کسی دیوار یا تقسیم کے معاملے میں ان کی اولاد کے درمیان اختلاف پیدا ہوا، معاملہ نبی کریم ﷺ تک پہنچا تو آپ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا اور جب واپس آکر انھوں نے فیصلے کی تفصیل بتائی تو ان کو شاباش دی۔[۵]

۱- النساء:۶۵

۲- دیکھیے: ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد شیبانی (م: ۲۴۱ھ)، مسند الإمام أحمد بن حنبل، ت: شعیب الارنؤوط، عادل مرشد وآخرون، اشراف: عبداللہ بن عبدالمحسن ترکی، بیروت، مؤسسة الرسالة، ط۱، ۱۴۲۱ھ- ۲۰۰۱م، ج۳۳، ص۴۲۰، رقم: ۲۰۳۰۵

۳- نفس مصدر، ج۲۹، ص۳۵۷، رقم: ۱۷۸۲۴

۴- دیکھیے: سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی شامی ابوالقاسم طبرانی (م: ۳۶۰ھ)، المعجم الصغیر، ت: محمد شکور محمود الحاج امریر، ، بیروت، المکتب الإسلامي، دار عمار، ، ط۱، ۱۴۰۵ھ – ۱۹۸۵ء، ج۱، ص۹۷، رقم:۱۳۱

۵- دیکھیے: ابن ماجہ، سنن ابن ماجه، أبواب الأحكام، باب الرجلان يدعيان في خص، رقم: ۲۳۴۳

اسی طرح آپ نے صحابہ کرامؓ میں سے باصلاحیت افراد کو قضا کا کام سپرد کیا: حضرت عمر بن خطاب،[۶] حضرت علی بن ابی طالب،[۷] حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت معاذ بن جبل[۸] رضی اللہ عنہم کو یمن کا قاضی مقرر کیا، اور حضرت علاء بن حضرمی کو بحرین کا قاضی مقرر کرکے ایک تفصیلی ہدایت نامہ ساتھ بھجوایا۔[۹] ہمارے محدثین اور فقہاے کرام نے بھی اس شعبے کو بہت اہمیت دی ہے، اور اسلام کے عدالتی نظام اور اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کے لیے اپنی تالیفات میں مستقل ابواب باندھے ہیں؛ جن میں، جنايات، جناية البهائم، حدود، تعزير، دعوى، وكالة، صلح، شهادات، رجوع عن الشهادات، إقرار، غصب وضمان، أمارة وسلطنت اور قضاء، أدب القاضي، أدب المفتي، الحسبة و الاحتساب، المحاضر والسجلات والشروط (یعنی عدالتی فیصلوں اور ریکارڈ وغیرہ کی تفصیلات) جیسے مضامین و ابواب شامل ہیں۔

اسلامی معاشرے میں وسعت و استحکام کے بعد جب ضرورت پیش آئی تو فقہاے کرام نے اسلام کے عدالتی نظام کی وسعت اور ہمہ گیری کو واضح کرنے کے لیے اس فن (ادب قاضی و علمِ قضا) کو ایک مستقل علم اور فن کی حیثیت سے مدوّن کیا اور اس پر مستقل تصنیفات و تالیفات تحریر کیں۔ مستقل کتب میں سب سے اولین کتاب جس کا تذکرہ ملتا ہے، امت مسلمہ کے سب سے پہلے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۸۲ھ) کی کتاب **أدب القاضي** ہے۔ اس کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ کے دوسرے شاگرد امام محمد بن حسن

۶- دیکھیے: سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی شامی ابو القاسم طبرانی، **المعجم الكبير**، احاديث عبد الله بن وهب عن ابن عمر، قاهره، مكتبة ابن تيمية، ج۱۲، ص۳۵۲، رقم: ۱۳۳۱۹

۷- دیکھیے: ابو داؤد سجستانی، سنن أبي داؤد، كتاب الأقضية، باب كيف القضاء، رقم: ۳۵۸۲

۸- دیکھیے: ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی کوفی (۱۵۹ھ - ۲۳۵ھ)، **المُصَنَّف**، ج۱۱، ص۶۰۴، ت: محمد عوامة: باب في القاضي ما ينبغي أن يبدأ به في قضائه، دار القبلة، رقم: ۲۳۴۴۲

۹- دیکھیے: طبرانی، **المعجم الكبير**، ج۱۸، ص۸۹، رقم: ۱۶۵۔ امام طبرانی نے اس حدیث میں حضرت علاء بن حضرمی کی بحرین کے گورنر اور قاضی کے طور پر تعین کا وہ فرمان نقل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمایا تھا۔ اس تفصیلی تقرر نامہ میں ہدایات بھی مذکور ہیں۔

شیبانی(ت:۱۸۹ھ)اور تیسرے شاگردامام حسن بن زیاد لؤلؤی(ت:۲۰۴ھ)، قاضی ابوعبد اللہ محمد بن سماعہ تمیمی(ت:۲۳۳ھ) قاضی قتیبہ بن زیاد خراسانی (ت:۲۳٦ھ)قاضی ابوحازم عبد الحمید بن عبد العزیز حنفی(ت:۲۹۲ھ) امام ابوجعفر محمد بن سلمہ طحاوی(ت:۳۲۲ھ) کی، ادب القاضی پر تالیفات کا تذکرہ ملتاہے، لیکن یہ کتب ناپید ہوگئیں،اور ہم تک نہ پہنچ سکیں، علماے احناف کی علومِ قضا پر قدیم ترین کتاب جو ہم تک پہنچی وہ تیسری صدی ہجری کے حنفی عالم امام ابو بکر احمد بن عمرو خصاف(ت:۲٦۱ھ) کی کتاب **أدب القاضي** ہے۔ امام موصوف نے علمِ قضا کی بعض دیگر جزئیات ومسائل پر بھی کتابیں لکھیں، مثلا: **الشروط الكبير، الشروط الصغير، المحاضر والسجلات** وغیرہ، لیکن ان میں سب سے زیادہ مقبولیت **أدب القاضي** کو ملی، جسے اہل علم وفقہ نے نہ صرف درس وتدریس کا موضوع بنایا، بلکہ اس کی شروح واختصارات بھی کثیر تعداد میں لکھیں۔ حاجی خلیفہ (کاتب چلپی) نے **كشف الظنون** میں اس کی تقریبادس شروح کاتذکرہ کیاہے۔[۱۰] بعد ازاں ائمۂ احناف نے فقہِ اسلامی میں غالباسب سے زیادہ کتابیں اس موضوع پر لکھیں، ان میں سے اہم تالیفات یہ ہیں:

۱. **أدب القاضي**،ابوجعفر احمد بن اسحاق انباری نحوی (ت: ۳۱۷ھ) وہ اس کو مکمل نہ کرسکے۔

۲. **أدب الحكام الكبير و أدب الحكام الصغير**،ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی(ت:۳۲۱ھ)

۳. **أدب القاضي**،ابوحامد احمد بن بشر مروزی(ت:۳٦۲ھ)

۴. **أدب القاضي**، ابوالحسین احمد بن محمد قدوری(ت: ۴۲۸ھ)

۵. **روضة القضاة وطريق النجاة**، علاء الدین علی بن محمد رحبی معروف بہ ابن سمنانی (ت:۴۹۹ھ) صلاح الدین ناہی کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالہ بیروت اور دار الفرقان عمان،نے شائع کیا۔

٦. **أدب القاضي**، شمس الائمہ ابو بکر عمر بن زرنجری(ت:۵۴۸ھ)

۷. **فصول الأحكام لأصول الأحكام**،ابوالفتح عبد الرحیم بن ابی بکر بن عبد الجلیل مرغینانی(متوفی بعد:٦۵۱ھ)

۱۰- دیکھیے: مصطفی بن عبداللہ کاتب چلپی قسطنطینی معروف بہ حاجی خلیفہ (م۱۰٦۷ھ) **كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون**،استنبول،ج۱،ص۴۷،۴٦

۸. **أدب القضاء**، قاضی القضاۃ ابو العباس احمد بن ابراہیم سروجی (۶۳۷-۷۱۰ھ) ام القری یونی ورسٹی مکہ مکرمہ میں شمس العارفین صدیقی نے اس کتاب پر تحقیق کر کے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی اور دار البشائر الاسلامیہ، بیروت نے ۱۴۱۸ھ- ۱۹۹۷ء میں شائع کی۔

۹. **معين الحكام فيما يتردد بين الخصمين من الأحكام**، علاء الدین ابو الحسن علی بن خلیل طرابلسی (ت: ۸۸۴ھ) مطبع بولاق، قاہرہ سے شائع ہوئی۔

احناف کے علاوہ دوسرے فقہی مذاہب کے اہل علم وفقہانے بھی اس موضوع پر طبع آزمائی کی اور اس علم وفن پر ایک عظیم ذخیرہ امت کی عدالتی راہ نمائی کے لیے وجود میں آیا، مثلا:

فقہِ مالکی میں:

۱. **آداب القضاء**، ابو عبد اللہ اصبغ بن الفرج (ت: ۲۲۵ھ)

۲. **تبصرة الحكام في أصول الأقضية و مناهج الأحكام**، قاضی ابن فرحون، برہان الدین ابراہیم بن علی بن فرحون، مالکی، مدنی (ت: ۷۹۹ھ)

۳. **تحفة الحكام في نكت العقود و الأحكام**، قاضی جماعۃ ابو بکر محمد بن محمد بن عاصم مالکی قیسی (ت: بعد سن ۸۳۵ھ)

۴. **أقضية رسول الله** ﷺ، شیخ عبد اللہ بن محمد بن فرج مالکی قرطبی المعروف بہ "ابن طلاع" (ت: ۶۷۱ھ)

فقہِ شافعی میں:

۱. **أدب القاضي**، امام محمد بن ادریس شافعی (ت: ۲۰۴ھ)

۲. **أدب القضاء**، ابو العباس احمد بن ابو احمد معروف بہ "ابن القاص" طبری (ت: ۳۳۵ھ)۔ شیخ حسین خلف جبوری حفظہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ الصدیق، طائف، نے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۴۰۹ھ میں شائع کیا۔

۳. **أدب القاضي**، ابو الحسن علی بن احمد بن محمد دیبلی (پانچویں صدی ہجری)

۴. **أدب القضاء**، ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ معروف بہ ''ابن ابی الدم'' حموی (ت:۶۴۲ھ) شیخ محمد مصطفی زحیلی کی تحقیق کے ساتھ پہلی مرتبہ مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق نے ۱۳۹۵ھ - ۱۹۷۵ء میں شائع کی، پھر محی ہلال سرحان اور محمد عبد القادر احمد عطا کی تحقیق کے ساتھ بھی بیروت اور بغداد سے شائع ہوئی۔

۵. **جواهر العقود و معين القضاة والموقعين والشهود**، شمس الدین محمد بن احمد منہاجی سیوطی، مسعد عبد الحمید محمد سعدنی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ، بیروت نے پہلا ایڈیشن ۱۴۱۷ھ - ۱۹۹۶ء دو اجزاء میں شائع کیا۔

فقہِ حنبلی میں:

۱. **الطرق الحكمية في السياسة الشرعية**، ابن قیم جوزیہ ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر زرعی دمشقی (ت: ۷۵۱ھ)

۲. **إعلام الموقعين عن رب العالمين**، ابن قیم جوزیہ ابوعبد اللہ محمد بن ابوبکر زرعی دمشقی (ت:۷۵۱ھ)

فقہ ظاہری میں:

۱. **أدب القاضي**، داؤد بن علی بن خلف اصفہانی (ت:۲۷۰ھ)

فقہِ جعفری میں:

۱- **كتاب القضاء والأحكام**، ابن بابویہ، محمد بن احمد بن علی قمی (ت:۳۸۱ھ)

۲- **كتاب القضاء وأدبه**، محمد بن احمد جنی اسکافی (ت:۳۸۱ھ)

یمن وغیرہ میں موجود زیدی فقہ میں:

۱- **المسائل المرتضاة فيما يعتمده الحكام والقضاة**، متوکل علی اللہ، اسماعیل بن قاسم زیدی یمنی (ت:۱۰۸۷ھ) جیسی عظیم الشان کتب، فقہ اسلامی کے لیے قابل فخر تراث کا درجہ رکھتی ہیں۔

اس مقالے کے ذریعے، اسلاف کے علمی تراث اور ذخیرۂ کتب میں سے برصغیر سے تعلق رکھنے والے علما کے کام اور علمی خدمات کو پیش کرنا مقصود ہے جو علم قضا سے متعلق کتب اور تالیفات کی شکل میں امت کی راہ نمائی کے لیے انہوں نے سرانجام دیں۔

مبحث اول:

بر صغیر میں لکھی گئی فقہی کتابوں میں قضا سے متعلق ابواب

سب سے پہلے ہم اس موضوع کے جس پہلو پر روشنی ڈالنا چاہیں گے وہ بر صغیر کے علمائے کرام کی فقہی کتابوں اور مجموعات میں شامل، قضا سے متعلق ابواب ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق اس کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے:

متون

فتاویٰ غیاثیہ

یہ شیخ داؤد بن یوسف خطیب حنفی کی تالیف ہے۔ بد قسمتی سے مصنف کے حالات زندگی کے بارے میں، تاریخ اور تراجم کے مصادر خاموش ہیں۔ جیسا کہ اس کے مقدمے میں ہے کہ یہ سلطان غیاث الدین بلبن (۶۶۴- ۶۸۶ھ =۱۲۶۶ء-۱۲۸۷ء) کے عہد میں لکھی گئی اور مؤلف نے سلطان کے نام سے اس کا انتساب کیا۔[۱۱] کہا جاسکتا ہے کہ **فتاویٰ غیاثیہ** ساتویں صدی ہجری کی تالیف ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب مصر کے بولاق، پریس سے ۱۳۲۲ھ میں شائع ہوئی اور بڑی تقطیع کے ۱۸۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے حاشیے پر **فتاویٰ زینیہ** از زین الدین، ابن نجیم چھپا ہے۔ اور اس کے مخطوطات، پنجاب یونی ورسٹی لاہور، اور پیٹرس برگ (روس) دار الکتب المصریہ قاہرہ، اور مکتبہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں موجود ہیں۔

اس فتاوی میں قضا سے متعلق مسائل کو کتاب الحدود، کتاب السرقة، فصل في الاختلاف والدعاوي والخصومات من كتاب القسمة، كتاب القضاء، كتاب الشهادات، كتاب الدعوى، كتاب الإقرار، كتاب الوكالة، كتاب الصلح، میں سمویا گیا ہے۔

مصنف کا مقصدِ تالیف چونکہ فقہائے احناف (مشائخ ماوراء النہر و عراق) کے راجح مسائل کو یک جا کرنا تھا، اس لیے مجموعی طور پر یہ کتاب غیر مدلل ہے۔ مقدمے میں فاضل مصنف نے ان مصادر کی فہرست بھی ذکر

۱۱- شیخ یوسف بن داؤد خطیب، **الفتاوى الغياثية**، مصر، بولاق، ۱۳۲۲ھ، ص ۴، اس کے حاشیے پر فتاویٰ زین الدین ابن نجیم مصری (م-۹۷۰ھ) طبع ہے، پاکستان میں اس کا عکس مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ نے لیا ہے۔

کی ہے جن سے ان مسائل کا انتخاب کیا گیا ہے،[۱۲] اس لیے یہ کتاب نہ صرف اہلِ علم اور مفتی حضرات کے لیے مستند ماخذ بنی، بلکہ بعد میں آنے والوں کے لیے اس کی حیثیت ایک بنیادی مصدر کی ہو گئی۔

فتاویٰ ابراہیم شاہی

یہ کتاب سلطان ابراہیم شاہ کی فرمائش پر، قاضی نظام الدین احمد بن محمد جون پُوری (۸۷۵ھ) نے تصنیف کی۔[۱۳] یہ ایک ضخیم کتاب ہے، جس کو مصنف نے ایک سو ساٹھ کتابوں سے خوشہ چینی کر کے ترتیب دیا۔[۱۴] تصنیف کا زمانہ دسویں صدی ہجری کی چوتھی دہائی ہے۔[۱۵] فتاویٰ کے اس مجموعے کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ عبادات (طہارت تا حج) فارسی زبان میں ہے، جب کہ دوسرا حصہ عربی زبان میں۔ اس کتاب میں قضا سے متعلق مسائل درج ذیل ابواب میں موجود ہیں:

كتاب الغصب والضمان، كتاب الإقرار، كتاب الصلح، باب الدعوى و الشهادة، الوقف، كتاب الجنايات، كتاب الإمارة والسلطنة والقضاء (بشمول: أدب المفتي، باب حصر المذاهب) كتاب الاحتساب، كتاب الشهادة، كتاب الدعوى.

یہ کتاب ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکی اور اس کے مخطوطات جامعہ پنجاب، کتب خانہ رضا، رام پُور، انڈیا اور کتب خانہ آصفیہ، حیدر آباد دکن، انڈیا میں موجود ہیں۔[۱۶]

فتاویٰ حمادیہ

نویں صدی ہجری کے ایک ممتاز عالم، ابو الفتح رکن بن حسام الدین ناگوری نے اپنے بیٹے شیخ داوٗد بن رکن ناگوری کے اشتراک اور قاضی القضاۃ جمال الدین احمد بن قاضی محمد اکرم کی خواہش و استدعا پر یہ مجموعۂ فتاویٰ،

۱۲- دیکھیے: نفسِ مصدر، ص ۳-۴

۱۳- حاجی خلیفہ، مرجع سابق، ج ۱، ص ۱

۱۴- عبدالحی الحسنی، **الإعلام بمن في تاريخ الهند من الأعلام المسمى بـ (نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر)**، بیروت، دار ابن حزم، ط ۱، ۱۴۲۰ھ، ج ۳، ص ۲۱-۲۲

۱۵- اسماعیل بن محمد امین بغدادی، **هدية العارفين**، استنبول، ۱۹۵۱ء، ج ۱، ص ۷۶

۱۶- محمد اسحاق بھٹی، **برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ**، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۷۳ء، ص ۱۶۷، ۱۹۶

ہندوستانی گجرات کے شہر، نہروالہ میں، تصنیف کیا۔[۱۷] مقدمے میں مصنف کی تصریح کے مطابق باپ بیٹا دونوں قضا سے متعلق مسائل کے بارے میں فتویٰ نویسی کی ذمہ داری سرانجام دیا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب قضا کے مسائل سے متعلق عملی تجربہ رکھنے والے حضرات کی تالیف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے **فتاویٰ ہندیہ** اور **حاشیہ ابن عابدین** کے ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔

فتاویٰ حمادیہ ہندوستان سے ۱۲۴۱ھ میں دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔[۱۸] اس میں قضا سے متعلق مباحث کتاب الحدود، کتاب السرقة، کتاب الدعوی، کتاب الإقرار، کتاب الصلح میں موجود ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری (ہندیہ)

فتاویٰ عالمگیری کو برصغیر سے باہر کے علمی حلقوں میں **فتاویٰ ہندیہ** کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کو ہندوستان کے بادشاہ ابو المظفر محمد اورنگ زیب عالم گیر (ولادت: ۱۶۱۸-۱۷۰۷ء عہد حکومت: ۱۰۶۹ھ-۱۱۱۹ھ = ۱۶۵۸ء-۱۷۰۷ء) کے حکم پر تالیف کیا گیا، چنانچہ اسی مناسبت سے اس کو **فتاوی عالمگیری** کہا جاتا ہے۔ یہ کسی عالم یا علمی ادارے کی طرف سے جاری کردہ فتاویٰ کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ یہ حنفیہ کے قابل اعتماد فقہی مصادر سے ماخوذ مستقل کتاب ہے۔ اس کا مقصد علما کے لیے سہولت پیدا کرنا ہے، تاکہ وہ فتوی نویسی کے دوران میں اس کی طرف رجوع کر سکیں۔ اسے ہندوستان کے مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے تقریباً پانچ سو کے قریب ممتاز علما اور فقہا کی اجتماعی کوششوں اور محنت سے مکمل کیا گیا ہے، جس کا طریق کار یہ تھا کہ علما کی چار کمیٹیاں بنائی گئیں، ہر کمیٹی کا ایک سربراہ مقرر تھا، جو کمیٹی کے ممبر علما کو کام تفویض کرتا، اور اس کے بعد کمیٹی کے ارکان، امداد فراہم کرنے والے معاون علما کے تعاون سے اس کو ضبط تحریر میں لاتے؛ جب مکمل اطمینان حاصل ہو جاتا تو کمیٹی کے ذمے دار کے سامنے تحریر پیش کی جاتی، اور صدر کمیٹی، مشہور عالم شیخ نظام الدین برہان پوری (وفات: ۱۰۹۲ھ = ۱۶۸۱ء) کو پیش کرتے جو بہ وقت فرصت خود پڑھ کر، اورنگ زیب عالم گیر کو سناتے، اور بادشاہ غور وخوض سے سن کر مناسب اصلاح کرتا، اس کے بعد فرمان جاری کرتا کہ اس تحریر کو کاتب کے

۱۷- نفس مرجع، ص۱۲۶، ۱۶۶

۱۸- یوسف بن الیان سرکیس، **معجم المطبوعات العربية والمعربة**، مصر، مطبع سرکیس، ۱۳۴۶ھ، ج۲، ص۱۸۳۶

حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ اصل کتاب کا حصہ بنائے؛ اس طرح **فتاویٰ ہندیہ** یا **فتاویٰ عالمگیری** کی تالیف پر تقریباً آٹھ سال صرف ہوئے۔[۱۹] اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ **فتاوی عالمگیری** کی تدوین و تحریر میں، ہندوستان کے بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر خود بھی شریک رہے ہیں اور یہ خصوصیت فقہ اسلامی کی بہت کم کتابوں کو حاصل ہے۔

فتاویٰ عالمگیری اپنی تکمیل کے بعد ہندوستان میں رائج و مقبول ہونے کے ساتھ پورے عالم اسلام میں پھیلا اور کئی شہروں سے اس کے مختلف ایڈیشن شائع ہوئے۔ دست یاب معلومات کے مطابق، ہندوستان کے شہر کان پور سے اس کا ایک حجری طبع ۱۸۹۵ء بہ مطابق ۱۳۱۲ھ اور کلکتہ سے ۱۸۲۸ء بہ مطابق ۱۲۴۳ھ طبع ہوا، اور عالم اسلام میں مصر کے معروف مطبع بولاق سے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۲۸۲ھ بہ مطابق ۱۸۶۶ء طبع ہوا، اور اس کے بعد پھر، ۱۳۱۱ھ بہ مطابق ۱۸۹۳ء ۶ جلدوں میں شیخ عبد الرحمن بحراوی کی تصحیح کے ساتھ طبع ہوا۔ اس کے بعد، ۱۳۷۶ھ بہ مطابق ۱۹۵۷ء میں طبع ہوا، اور اشاعت کے سنہری دور میں بیروت سے اسی ایڈیشن کی دوبارہ اشاعت دار الفکر اور دار صادر سے ہوئی؛ اور اب دار الکتب العلمیۃ بیروت اور دار احیاء التراث العربی، بیروت سے اس کا تازہ ایڈیشن کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ بھی شائع ہو چکا ہے۔[۲۰]

اس کتاب میں قضا سے متعلق مسائل، درج ذیل ابواب اور کتب میں موجود ہیں:

كتاب الحدود (سات ابواب)، كتاب أدب القاضي (بتیس ابواب)، كتاب الشهادات (بارہ ابواب)، كتاب الرجوع عن الشهادات (گیارہ ابواب)، كتاب الوكالة (دس ابواب)، كتاب الدعوى (سترہ ابواب)، كتاب الإقرار (تیس ابواب)، كتاب الصلح (اکیس ابواب)، كتاب الجنايات (سترہ ابواب)، كتاب المحاضر و السجلات (چھیانوے محاضر)، كتاب الشروط (اٹھائیس فصول)۔

۱۹- دیکھیے: مناظر احسن گیلانی، **ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت**، دہلی، ندوۃ المصنفین، ج ا ص ۴۵-۴۶، ۱۹۴۰ء، مرزا کاظم شیرازی، **عالمگیر نامہ**، ص ۱۰۸۷، بہ حوالہ ماہنامہ **معارف**، اعظم گڑھ، دسمبر ۱۹۴۶ء

۲۰- ایڈورڈ کرنیلیس وان ڈائک (م: ۱۳۱۳ھ) **اكتفاء القنوع بما هو مطبوع، أشهر التآليف العربية في المطابع الشرقية والغربية**، تصحیح و اضافہ: سید محمد علی بلاوی، مصر، مطبعة التأليف (الهلال)، ص ۱۴۶، مصر ۱۳۱۳ھ-۱۸۹۶ء، ج ا، ص، ۱۴۶، یوسف سرکیس، مرجع سابق، ج ۲، ص ۴۹۸

فتاویٰ قراخانیہ

اسے صدر الدین یعقوب مظفر گرامی نے فقہ حنفی کی اٹھانوے معتبر کتابوں اور مصادر کی مدد سے تصنیف کیا، تاہم اس کی تنقیح و تبییض سے قبل ہی ان کا پیغام اجل آپہنچا؛ چنانچہ یہ مسودہ ان کے ورثا کے پاس رہا، یہاں تک کہ یہ قراخان کے ہاتھ لگ گیا، جنہوں نے علما اور فقہا کی ایک جماعت کی معاونت سے اس کی تبییض، ترتیب اور تنقیح کے بعد اسے شائع کر دیا؛ اسی لیے اسے **فتاویٰ قراخانیہ** کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے، جسے انہوں نے سوال وجواب کی صورت میں مرتب کیا ہے۔

اس کتاب کے مؤلف صدر الدین، ہندوستان میں خلجی حکومت کے بانی سلطان ابو المظفر فیروز خلجی (عہد حکومت: ۶۸۸ھ - ۶۹۵ھ) کے دربار سے منسلک علما میں سے تھے، جب کہ اس کے مرتب قراخان علاؤالدین خلجی (۶۹۵ھ - ۷۱۶ھ) کے دور کے علما میں سے تھے۔

فتاویٰ قراخانیہ میں قضا سے متعلق احکام و مسائل درج ذیل کتب و ابواب میں ہیں:

كتاب الحدود، باب الوطئ، باب التعزير، باب السرقة، كتاب القضاء، باب الرجوع عن الشهادة، باب كتاب القاضي إلى القاضي، كتاب الشهادة، كتاب الوكالة، كتاب الدعوى، باب التناقض والدفع، فصل في الإبراء، كتاب الإقرار، باب فيما يكون إقرارا وفيما لا يكون، كتاب الصلح، كتاب الجنايات، باب مايو جب القصاص وما لا يوجب، باب جناية البهائم، كتاب الديات، كتاب القسامة.

یہ کتاب تا حال، مخطوط کی صورت میں ہے اور زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی۔ اس کے نسخے انڈیا آفس لائبریری برطانیہ، کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی، کلکتہ انڈیا اور کتب خانہ آصفیہ، حیدرآباد دکن میں موجود ہیں۔[۲۱]

فتاویٰ تاتارخانیہ

فتاویٰ کے اس مجموعے کو ہندوستان کے حنفی عالم فرید الدین عالم بن علاء انصاری اندرپتی دہلوی (ت-۷۸۶ھ) نے تالیف کیا۔ اس کتاب کے نام، مؤلف، ضخامت اور زمانۂ تالیف کے بارے میں مؤرخین اور وقائع نگار

۲۱- دیکھیے: اسحاق بھٹی، مرجع سابق، ص ۶۱، ۹۸

تضاد بیانی کی حد تک غلط فہمیوں کا شکار ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے **الفتاوی، زادالسفر** اور **زادالمسافر** تین مختلف ناموں کو ایک ہی کتاب **الفتاوی التاتارخانیة** قرار دیا، اس کی تالیف کو امیر تاتارخان اور علما کی ایک جماعت کی طرف منسوب کیا اور اس کی ضخامت چار جلدوں سے لے کر تیس جلدوں تک بتائی، لیکن اس بارے میں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ **الفتاوی التاتارخانیة** کی طرف رجوع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام **الفتاوی التاتارخانیة** ہے، جسے مصنف کی تصریح کے مطابق خان اعظم تاتارخان کی فرمائش پر تصنیف کیا گیا ہے۔ مصنف اس کی ترتیب سے متعلق لکھتے ہیں: ”میں نے اس کے ابواب کو **ہدایہ** کے مطابق ترتیب دیا ہے اور اس کا نام **الفتاوی التاتارخانیة** رکھا ہے۔“ مصنف نے اس کی تالیف کا آغاز ۷۷۷ھ میں کیا۔[۲۲] اور تصنیف کا یہ سلسلہ مصنف کی وفات ۷۸۶ھ تک جاری رہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب فیروز تغلق کے دورِ حکومت میں تالیف ہوئی، کیوں کہ اس نے ۷۵۲ھ میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور ۷۹۹ھ میں وفات پائی۔

اس تفصیل سے ہم درج ذیل نتائج تک پہنچتے ہیں:

۱- فتاویٰ کے اس مجموعے کے مؤلف ایک ہی شخص عالم بن علاء حنفی ہیں نہ کہ علما کی جماعت، اور اس کتاب کی تالیف میں مؤلف کے ساتھ کسی نے شرکت نہیں کی۔

۲- کتاب کو **الفتاوی التاتارخانیة** کا نام خود مؤلف نے دیا ہے، امیر تاتارخان اس کے مؤلف نہیں۔

۳- اس کا نام زادالسفر یا زادالمسافر نہیں۔

فتاویٰ ہندیہ اور تاتارخانیہ میں موازنہ

- فتاویٰ کے یہ دونوں مجموعے معروف معنی میں فتاویٰ نہیں ہیں کہ کسی مفتی یا دار الافتاء کی طرف سے انھیں باقاعدہ طور پر کسی استفتا یا سوال کے جواب میں جاری کیا گیا ہو، بلکہ یہ علم فقہ کی مستقل کتابیں ہیں۔ ان کے ناموں میں فتاویٰ کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان میں مذکور فقہی مسائل، راجح اور مفتیٰ بہ یعنی فتویٰ انھی پر دیے جانے کے لائق ہیں۔
- دونوں کتابوں میں مذکور مسائل کا انتخاب، احناف کے نزدیک معتبر اور قابل اعتماد مراجع و مصادر سے کیا گیا ہے، جن کی نشان دہی ہر مسئلے کے ساتھ کر دی گئی ہے۔

۲۲- دیکھیے: عبدالحی الحسنی، مصدر سابق، ج۲، ص۶۷، ۶۸

- دونوں مجموعوں کے نام بادشاہ یا حکم رانِ وقت کے نام پر رکھے گئے ہیں، کیوں کہ وہ ان کی تالیف کا حکم دینے، یا وسائل وسہولیات بہم پہنچانے والوں میں تھے، اس فرق کے ساتھ کہ **فتاویٰ عالمگیری (ہندیہ)** کی آخری تحریر وتدوین میں بادشاہ عالم گیر نے بہ ذاتِ خود حصہ لیا جب کہ **فتاویٰ تاتارخانیہ** میں یہ صورت حال نہیں تھی۔
- **فتاویٰ تاتارخانیہ** کے مصنف شیخ فریدالدین عالم بن علاء انصاری اندرپتی دہلوی (ت-۷۸۶ھ) یک فرد ہیں جب کہ **فتاوی ہندیہ**، اجتماعی اجتہاد کی ایک واضح مثال ہے جس کی تصنیف میں سینکڑوں علماے ہند نے حصہ لیا۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن پانچ جلدوں میں قاضی سجاد حسین (م-۱۹۹۰ء) کی تحقیق اور فواد ناصر کی تصحیح کے ساتھ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰۰۴ء داراحیاء التراث العربی، بیروت سے شائع ہوا۔ یہ کتاب نامکمل ہے، کیوں کہ کتاب کی تحقیق کی تکمیل سے قبل ہی محقق کی وفات ہو گئی تھی۔

کتاب کی پانچ مطبوعہ جلدوں میں قضا سے متعلق درج ذیل مباحث ملتے ہیں:

كتاب الحدود، كتاب السرقة،كتاب أحكام المرتدين؛ یقیناً کتاب کے غیر مطبوع حصے میں بھی قضا سے متعلق مباحث موجود ہوں گے۔

حواشی وتعلیقات

حاشية ابن عابدين یا **شامی** برصغیر کے علماے احناف میں مقبول ترین کتب میں سے ایک ہے، اسی لیے اس کی شروح و حواشی لکھنے میں انہوں نے از حد دل چسپی لی، اس ضمن میں ہندوستانی علما کی ذیل کی تعلیقات وحواشی کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

۱- قرة الأنظار على شرح تنوير الأبصار (الدرالمختار)

اس کے مؤلف قاضی ابوطیب محمد بن عبدالقادر سندھی مدنی (م-۱۱۴۰ھ) ہیں۔[۲۳]

اس میں قضا کے مسائل واحکام درج ذیل کتب وابواب میں آئے ہیں:

۲۳- دیکھیے: عبدالحی الحسنی، مصدرِ سابق، ج ۶، ص ۱۶ ، اسماعیل بن محمد امین بن میر سلیم بغدادی (م: ۱۳۹۹ھ)، **إيضاح المكنون في الذيل على كشف الظنون**، بیروت، دار إحياء التراث، ج۲، ص۲۲۳

كتاب الحدود، كتاب السرقة، كتاب القضاء، باب التحكيم، باب كتاب القاضي إلى القاضي وغيره، كتاب الشهادات، كتاب الوكالة، كتاب الدعوى، كتاب الإقرار، كتاب الصلح،كتاب الحجر،كتاب الجنايات،كتاب الديات،كتاب المعاقل.

اس کا ایک مخطوطہ دو جلدوں میں مدینہ منورہ کے مکتبہ محمودیہ میں ۱۱۳۱ اور ۱۳۱۲ نمبر کے تحت موجود ہے۔ یہ کتاب ابھی تک مخطوط کی صورت میں ہے، جس پر علمی انداز میں کام کر کے اسے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔

۲- حاشية على الدر المختار

یہ کتاب علامہ ابو الحسن محمد بن صادق سندھی صغیر (م- ۱۱۸۷ھ) کی تصنیف ہے۔[۲۴]

۳- طوالع الأنوار على الدر المختار

اس کے مصنف شیخ محمد عابد سندھی انصاری (۱۱۹۰ ءتقریباً- ۱۲۵۷ھ، مطابق ۱۷۷۶ء- ۱۸۴۱ء) ہیں۔ یہ فقہ کی ایک ضخیم اور مدلل کتاب اور **الدر المختار** کی مکمل شرح ہے، **حاشية ابن عابدين** اور **حاشية الطحطاوي** کی طرح محض حاشیہ یا چند مقامات پر تعلیقات کا مجموعہ نہیں ہے۔ اس میں بہت سی لغوی، صرفی، نحوی، اصولی اور علمِ حدیث سے متعلق تحقیقات ہیں۔ جامعہ الازہر میں موجود اس کا نسخہ تقریباً دس ہزار تختیوں پر مشتمل ہے۔ مصنف اس کتاب کے آخری نسخے کی تبییض سے ۱۲۵۱ھ میں مدینہ منورہ میں فارغ ہوئے۔[۲۵] مقالہ نگار اس کتاب تک رسائی حاصل نہ کر سکا، تاہم کہا جا سکتا ہے کہ **الدر المختار** میں قضا سے متعلق ابواب پر اس کتاب میں یقیناً گفتگو کی گئی ہوگی۔ یہ کتاب ابھی ایک ضخیم مخطوط کی صورت میں موجود ہے، اور بجا طور پر اس بات کی مستحق ہے کہ اس پر علمی تحقیق کر کے اسے شائع کیا جائے۔

۲۴- دیکھیے: سائد بكداش، **الإمام الفقيه المحدث الشيخ محمد عابد السندي الأنصاري رئيس علماء المدينة المنورة في عصره**، بيروت، دار البشائر الإسلامية، ۱۴۲۳ھ، ص ۳۸۵

۲۵- نفسِ مصدر، ص ۳۹۸، ۴۳۴

۴- جد الممتار على رد المحتار

یہ علامہ شامی کی مشہور کتاب حاشية ابن عابدين کی شرح ہے جس کو برصغیر کے عالم مولانا احمد رضا خان بریلوی (۱۲۷۲ھ-۱۳۴۰ھ-مطابق ۱۸۵۶ء-۱۹۲۱ء) نے تالیف کیا، علامہ شامی کی مبہم و مغلق اور مشکل عبارات کو بہترین انداز میں واضح کیاہے۔ اس میں قضا کے احکام وابواب بھی شامل ہیں۔ اس کو رضا اکیڈمی مومبائی، نے محمد احمد مصباحی اعظمی کی تحقیق کے ساتھ اگست ۱۹۹۴ء میں شائع کیا ہے۔

۵- فتح المعين بشرح قرة العين بمهمات الدين

یہ کتاب دسویں صدی ہجری کے عالم شیخ زین الدین بن عبد العزیز بن زین الدین بن علی معبری مالاباری کی تصنیف ہے، جس کی تالیف سے وہ رمضان ۹۸۲ھ مطابق جنوری ۱۵۷۵ء کو فارغ ہوئے۔[۲۶] یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہوچکی ہے، اسے دارالفکر بیروت نے چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔
اس میں قضا سے متعلق درج ذیل ابواب ہیں:

باب في الوكالة و القراض، باب في الإقرار، باب الجناية من قتل و قطع و غيرهما، باب في الردة، باب الحدود، باب القضاء، باب الدعوى والبينات۔

مبحث دوم:

علومِ قضا سے متعلق کتابوں کی تدوین و تحقیق

برصغیر سے تعلق رکھنے والے بعض علمائے کرام نے توفیقِ خداوندی سے علومِ قضا سے متعلق متعدد کتابوں کے مخطوطات کی تدوین و تحقیق کی ہے، ذیل میں اس سلسلے کی بعض کتابوں کا تعارف پیش کیا جارہاہے:

۱- أقضية رسول الله ﷺ

اس کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن الفرج مالکی اندلسی (ت: ۴۹۷ھ) ہیں، جو ابن طلاع کے نام سے معروف ہیں۔ یہ کتاب کئی علما کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ پہلی بار اس کتاب کو مولانا محمد عبد الشکور کی تصحیح و تعلیق کے ساتھ دائرہ معارف عثمانیہ حیدرآباد دکن نے شائع کیا، پھر مکتبہ دارالبخاری بریدہ، سعودی عرب نے

۲۶- دیکھیے: یوسف سرکیس، مرجع سابق، ج۲، ص۱۶۷۲، اسماعیل بغدادی، مرجع سابق، ج۱، ص۳۷۷

۱۴۰۳ھ میں اس کا عکس لے کر اسے دوبارہ شائع کیا۔ دوسری مرتبہ محمد ضیاء الرحمن اعظمی ہندوستانی (۱۳۶۲ھ) نے اس کی تحقیق کی اور دارالکتاب اللبنانی قاہرہ نے اسے ۱۳۹۸ھ میں شائع کیا۔ دارالکتاب اللبنانی- بیروت نے اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء میں مزید اضافوں کے ساتھ شائع کیا۔ دارالوعی حلب نے بھی ۱۴۰۲ میں اس کا ایک ایڈیشن شائع کیا۔ تاہم علمی معیار کے لحاظ سے اس کا سب سے بہترین ایڈیشن دارالسلام ریاض نے ۱۴۲۴ھ میں شائع کیا۔ اس کی تیسری مرتبہ تحقیق و تصحیح قاسم شاعی رفاعی نے کی، جس کا پہلا ایڈیشن دارالقلم بیروت نے ۱۹۸۷ میں اور دوسرا ایڈیشن ۱۴۰۸ھ میں شائع کیا۔

۲- أدب القضاء

یہ ابو العباس شمس الدین احمد بن ابراہیم بن عبد الغنی امام سروجی (۶۳۷ھ-۷۱۰ھ) کی تالیف ہے۔ پاکستان کے شہر کراچی سے تعلق رکھنے والے مولانا شمس العارفین صدیقی بن محمد یاسین (حال مقیم امریکہ) نے اس کی تحقیق و تدوین کر کے ام القری یونی ورسٹی مکہ مکرمہ سے ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ دارالبشائر الاسلامیہ بیروت نے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء میں شائع کیا۔

۳- شرح أدب القاضي

شرح أدب القاضي ابو بکر رازی جصاص (۳۰۵ھ-۳۷۰ھ) کی تالیف ہے۔ راقم الحروف نے ادارہ تحقیقات اسلامی کی طرف سے اس کے مخطوط کی تحقیق و تخریج کی ہے۔ یہ کتاب دراصل بغداد میں طلبہ کے سامنے دیے گئے محاضرات کا مجموعہ ہے، جنہیں مصنف کے بعض تلامذہ ضبطِ تحریر میں لے آئے۔

مبحث سوم:

علوم قضا سے متعلق عربی کتب کے تراجم اور شروحات

برصغیر کے اہل علم نے علوم قضا سے متعلق عربی ذخیرہ کتب کو برصغیر میں بولی جانے والی بعض زبانوں مثلاً اردو، فارسی وغیرہ میں منتقل کیا ہے، ذیل میں اس سلسلے کی بعض کاوشوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱- فتاویٰ ہندیہ کے تراجم

فتاویٰ عالمگیری (فتاویٰ ہندیہ) کو قبولیت عام حاصل ہوئی اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم کیے گئے، چنانچہ فارسی، انگریزی اور اردو تراجم کا تذکرہ ملتا ہے۔

ا- فارسی ترجمہ:

سب سے پہلے اس کا فارسی ترجمہ شاہ جہاں کے زمانے میں رومی علاقے (موجودہ ترکی) سے ہندوستان آنے والے ایک عالم دین مولانا عبد اللہ رومی چلپی نے بادشاہ عالم گیر کے حکم پر کیا۔ یہ ترجمہ آج دست یاب نہیں ہے۔

فتاویٰ عالم گیری کا دوسرا فارسی ترجمہ نجم الدین ثاقب کاکوری قاضی القضاۃ بن حمید بن غازی الدین بن محمد غوث کاکوری نے سرجان شور (۱۷۹۳-۱۷۹۸ء) کے مشورے سے کیا جو کلکتہ اور لکھنؤ سے کئی بار چھپ چکا ہے۔ اس کے قلمی نسخے کتب خانہ آصفیہ میں اور خدا بخش لائبریری پٹنہ میں کتاب الحدود والسرقۃ کے نام سے موجود ہیں۔[۲۷]

ب- انگریزی ترجمہ:

جب انگریزوں نے ہندوستان پر اپنا اقتدار قائم کیا تو مسلمانوں کے شرعی فیصلے کے حل کے لیے جس فقہی کتاب سے استفادہ کیا وہ **فتاویٰ عالم گیری** ہی تھی، چنانچہ اسی ضرورت کے پیش نظر ۱۸۵۰ء میں پہلی بار **فتاویٰ عالم گیری** کے منتخبات کا ترجمہ انگریزی زبان میں این۔ بی۔ اے بیلی نے شائع کیا۔[۲۸]

ج- اردو تراجم:

فارسی ترجمے کے بعد جب لوگوں نے اس کے اردو ترجمے کی ضرورت محسوس کی تو مطبع نول کشور کی اعانت سے اردو ترجمہ مولانا احتشام الدین مراد آبادی نے کیا۔ دراصل ایک سابقہ ترجمے کی اغلاط وغیرہ کو دیکھ کر انہوں نے منشی نول کشور کے ایما پر یہ ترجمہ شروع کیا تھا، جسے وہ کسی وجہ سے مکمل نہ کر سکے اور شروع کا کچھ ہی ترجمہ کرنے کے بعد غالباً اس سے علاحدہ ہوگئے، جس پر نظر ثانی اور باقی حصے کا ترجمہ سید امیر علی نے کیا جس کی تکمیل ۲۷ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو ہوئی۔ اس پر مترجم مذکور نے دو سو بارہ صفحے کا عالمانہ مقدمہ لکھا جس سے اس کتاب اور ترجمے کی افادیت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس ترجمے مع مقدمہ کو مطبع نول کشور نے دس جلدوں میں **فتاویٰ ہندیہ** کے نام سے ۱۲۹۲ھ میں شائع کیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن مطبع نول کشور لکھنو، انڈیا سے ۱۹۴۸ء میں دس جلدوں میں شائع ہوا۔ تاہم اس کی اردو پرانی اور متروک ہو چکی تھی اس لیے اس کا آسان اور عمدہ ترجمہ مفتی جمیل

۲۷- دیکھیے: **اردو دائرہ معارف اسلامیہ**، لاہور، ج ۱۵، ص ۴۷، ماہنامہ **معارف**، نومبر ۱۹۴۷ء ص ۳۴۳، ۱۳۴۳، اعظم گڑھ، یوپی انڈیا

۲۸- دیکھیے: **اردو دائرہ معارف اسلامیہ**، ج ۱۵، ص ۴۷

الرحمٰن، مولانا لقمان الحق فاروقی، مفتی نظام الدین مفتی دارالعلوم اور مولانا کفیل الرحمٰن عثمانی وغیرہ نے کیا جو دیو بند سے قسط وار شائع ہوا، لیکن کتابی صورت میں اس کی اشاعت ممکن نہ ہو سکی۔

فتاویٰ ہندیہ کا ایک اور ترجمہ شیخ ابو السعید محمد صادق بن حافظ قادری نے دفعات کی صورت میں کیا ہے، تاہم یہ نامکمل ہے، کیوں کہ یہ کتاب الصلاۃ کے باب سجود السهو تک ہے۔ اسے مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ، سہگل آباد، ضلع جہلم پاکستان نے چھ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے شائع کیا ہے۔ اس کے دوسرے حصے کی تاریخ اشاعت ۱۳۹۲ھ مطابق جون ۱۹۷۲ء ہے۔

۲-ترجمہ بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع

بدائع الصنائع، ملک العلماء ابو بکر بن مسعود کاسانی (م-۵۸۷ھ مطابق ۱۱۹۲ء) کی تصنیف ہے، جس کا اُردو ترجمہ دیال سنگھ لائبریری لاہور کے شعبہ ترجمہ نے کئی اہل علم سے کروایا ہے، جو پاکستان میں سات جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

۳-ہدایہ پر برصغیر میں ہونے والا علمی کام اور تراجم

ہدایہ کے تراجم کئی زبانوں- ترکی، فارسی، انگریزی، اردو- میں ہوئے۔ برصغیر میں احناف کی اکثریت ہے اور یہاں مروج زبانوں میں فارسی اور بعد میں استعماری دور میں انگریزی کو سرکاری اور عدالتی زبان قرار دیا گیا تو اس میں بھی ترجمے ہوئے، اور جب مسلم ہندوستان کا دار الحکومت دہلی، علم و علما کا مرکز تھا تو یہاں پر عربی میں بھی **ہدایہ** پر کام ہوا، چنانچہ: **ہدایہ کی شروح** میں: شیخ حمید الدین دہلوی (وفات:۷۶۴ھ)، شیخ خداداد دہلوی، حسین بن عمر عریضی غیاث پوری (وفات:۷۹۸ھ) اور سید شرف بن ابراہیم سمنانی، کچھو چھوی (وفات:۸۰۸ھ) کی شروح قابلِ ذکر ہیں۔

حواشی میں: شیخ اللہ داد جون پوری، مولانا وجیہ الدین علوی گجراتی، مفتی عبد السلام اعظمی دیوی، مولانا محمد نعیم بن محمد فائض جون پوری، مولانا پیر محمد بن اولیا جون پوری لکھنوی، مولانا ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی، مولانا عبد الحکیم بن عبد الرب لکھنوی، مولانا شیخ عبد الحلیم بن امین اللہ لکھنوی، سید عبد اللہ بن آل احمد حسینی بلگرامی، مولوی محمد حسن سنبھلی اور مولانا عبد الحی بن عبد الحلیم لکھنوی کے حواشی قابلِ ذکر ہیں۔ مؤخر الذکر حاشیہ برصغیر کے دینی مدارس کے طلبہ اور مدرسین کے ہاں مروج اور معروف ہے۔

ہدایہ کے اختصارات بھی ہندوستانی علمانے کیے جن میں **مختصر الهداية** از شیخ اہل اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی (شاہ ولی اللہ دہلوی کے بھائی) قابلِ ذکر ہے۔

اسی طرح غالباً بر صغیر میں جب مذہبی مناقشات اور مناظرات کے نتیجے میں یہ احساس بیدار ہوا کہ فقہ حنفی اور حدیث کے تعلق کو واضح کرنے کی ضرورت ہے، تو جہاں مستقل کتب، جیسے **آثار السنن** از علامہ نیموی، **إعلاء السنن** از ظفر احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تالیف ہوئیں، وہیں پہ یہ کوشش بھی کی گئی کہ **ہدایہ** کی احادیث کی ان تخریجات کو نئے رنگ میں جدید اور علمی انداز میں طبع کیا جائے؛ چنانچہ ڈابھیل سورت میں ایک علمی مجلس سید محمد انور شاہ کشمیری اور علامہ شبیر احمد عثمانی کی کوششوں سے قائم ہوئی جس کے کارناموں میں ایک عظیم کارنامہ **ہدایہ** کی احادیث کی تخریج **نصب الرأية** تصنیف علامہ زیلعی کی تحقیق واشاعت بھی ہے۔اس کی تحقیق واشاعت میں مولانا محمد یوسف بنوری کو خلافت عثمانیہ کے شیخ الاسلام علامہ زاہد الکوثری کا تعاون بھی حاصل رہااور قاہرہ سے بھی شائع کی گئی۔**آثار السنن**، **إعلاء السنن**، اور **نصب الرأية** کی احادیث میں قضا سے متعلقہ ابواب کی احادیث بھی شامل ہیں۔

ہدایہ کے اردو تراجم:

عین الہدایہ اُردو ترجمہ **ہدایہ**، **فتاویٰ ہندیہ** کے مترجم شیخ سید امیر علی نے کیا ہے، جسے مطبع منشی نول کشور لکھنؤ، انڈیا نے شائع کیا اور اس کا عکس لے کر قانونی کتب خانہ لاہور نے اسے دوبارہ شائع کیا۔اس کتاب کا ایک اور اردو ترجمہ شیخ الحدیث محمد ادریس کاندھلوی کے فرزندگان مولانا محمد مالک کاندھلوی اور مولانا محمد میاں صدیقی نے کیا ہے، جس میں ایک جامع اور مفید مقدمہ بھی ابتدا میں شامل ہے۔**اشرف الہدایہ** شرح اردو **ہدایہ**: مولانا جمیل احمد سکروڈھوی، مدرس دار العلوم دیوبند کی شرح ہے، اور سولہ جلدوں میں پہلے بھارت سے اور پھر بعد میں پاکستان میں مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور نے شائع کی۔ مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اردو زبان میں **ہدایہ** کی تازہ ترین اردو شرح وترجمہ **اثمار الہدایہ علی الہدایہ** کے نام سے مولانا ثمیر الدین قاسمی (ولادت:۱۹۵۰ء)نے کیا ہے۔مصنف اس سے پہلے **مختصر القدوري** کی **شرح الشرح الثمیری علی مختصر القدوری** کے نام سے چار جلدوں میں شائع کر چکے ہیں، جو علمی حلقوں میں مقبول ومعروف ہے۔

اثمار الہدایہ نامی کتاب کو ۱۶ جلدوں میں مکمل کرنے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے۔ ابھی تک اس کی صرف پانچ جلدیں آئی ہیں، جو کتاب الطھارۃ سے کتاب النکاح کے باب تک مواد پر مشتمل ہیں۔ ہماری نظر میں **ہدایہ** کی یہ شرح **اثمار الہدایہ** اب تک شائع ہونے والی اردو شرحوں میں سب سے زیادہ جامع، مفید اور عام فہم اور مدلل ہے۔ فقہی مسائل کو ترتیب وار نمبر لگا کر قارئین کے لیے آسان کر دیا گیا ہے، صاحب ہدایہ نے جابجا مالکی، شافعی مسلک کی فقہی آرا کا تذکرہ بھی کیا ہے، شارح مولانا ثمیر الدین نے ان کا حوالہ انہی کی معتبر فقہی کتب سے دیا ہے۔ آیات واحادیث کی مکمل اور بہترین تخریج کی گئی ہے، بالخصوص احادیث کی تخریج میں علمی حلقوں میں معتمد و مروج اصول و قواعد کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ قدیم اوزان اور پیمانوں – صاع، مد، فرق، وغیرہ – کے ساتھ ان کے مترادف جدید مروج پیمانے بھی دیے گئے ہیں۔ جہاں لفظی ابحاث، قیل و قال اور ان اعتراضات وجوابات سے احتراز کیا گیا ہے جو طلبہ کے ذہنوں کو الجھاتے اور فہم میں رکاوٹ بنتے ہیں، وہیں پر مشکل الفاظ کا مفہوم و معنی بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اتنے مفید علمی کام کے ساتھ ایک بہت مفید کام یہ کیا ہے کہ ترجمہ و تشریح سے قبل مکمل عربی متن بھی دیا ہے تا کہ اگر کوئی ترجمہ و تشریح کی صحت کو جانچنا چاہے تو اس کے لیے مشکل نہ ہو۔ البتہ متن کی صحت کو مزید جانچنے کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ ترجمے کی زبان زیادہ تر تدریسی مقاصد کے قریب تر اور دینی مدارس کے طلبا و مدرسین کو سامنے رکھ کر اختیار کی گئی ہے، اور عام اردو دان قاری کے لیے غیر مانوس ہے؛ اس میں مزید بہتری کی گنجائش یقیناً موجود ہے۔

فارسی تراجم:

ہدایہ کے فارسی تراجم بھی ہوئے۔ ایک فارسی ترجمہ شیخ عبد الحق سرہندی نے کیا۔

ہدایہ کا فارسی زبان میں ایک دوسرا مکمل ترجمہ بھی موجود ہے، جو غلام یحییٰ (مولوی محمد یحییٰ خان)، ملا تاج الدین بن محمد حسین اور ملا شریعۃ اللہ کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ یہ فارسی ترجمہ چار جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کی تکمیل ہندوستان میں متعین برطانوی وائسرائے جنرل وارن ہیسٹنگز (Warren Hastings) کے حکم پر ۱۱۹۵ھ مطابق ۱۷۷۶ء کو ہوئی۔ اس ترجمے کو بعد میں مزید بہتر اور اصلاح کے ساتھ شیخ محمد راشد بردوانی نے مرتب کیا۔[۲۹]

۲۹- دیکھیے: **انڈیا آفس میں فارسی مخطوطات کی فہرست**، ص ۱۴۱۰

ہدایہ اور اس کی اردو، عربی انگریزی اور فارسی شروح وحواشی میں قضا سے متعلق درج ذیل ابواب و فصول شامل ہیں:

كتاب أدب القاضي، كتاب الشهادات، الباب الثاني من كتاب الوكالة، كتاب الدعوى، كتاب الإقرار، كتاب الصلح، فصل في كيفية الحد وإقامته، فصل في التعزير، فصل في الحرز والأخذمنه،فصل في كيفية القطع وإثباته.

۴-کنز الدقائق کے تراجم وشروح:

کنز الدقائق برصغیر میں مروج درسِ نظامی کے نصاب کا جزو ہے اور سب دینی مدارس میں نصابی کتاب کے طور پر پڑھائی جاتی ہے، اور مقبول عام کتاب شمار ہوتی ہے، اس کے کئی زبانوں میں تراجم کیے گئے، جن میں کچھ کا ذکر درج ذیل ہے:

ا-اردو ترجمہ کنز الدقائق (تحفة العجم في فقه الإمام الأعظم)

یہ **کنز الدقائق** کا اُردو ترجمہ ہے، جسے شیخ محمد سلطان خان نے کیا ہے۔ مطبع منشی نول کشور لکھنؤ نے اس کا تیسرا ایڈیشن مئی ۱۸۹۸ء میں ایک جلد کی صورت میں شائع کیا۔ یہ ۴۴۸ صفحات پر مشتمل ہے، اور ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری، ادارہ تحقیقات اسلامی میں موجود ہے۔

ب-فارسی تراجم وشروح

ملا نصیر الدین محمد بن جمال اوزدی کرمانی نے **کنز الدقائق** کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا، یہ ایک جلد پر مشتمل ہے، مطبع منشی نول کشور لکھنؤ نے اس کا دوسرا ایڈیشن ذوالحجہ ۱۳۰۴ھ مطابق ستمبر ۱۸۸۷ء میں شائع کیا۔ اس مطبوعہ ترجمے کا ایک نسخہ ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری، میں موجود ہے۔ یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے جس میں ۲۹۲ صفحات ہیں۔ پہلے ۶۴ صفحات فہرستِ کتب اور ابتدائی ابواب پر مشتمل ہیں۔ کتاب کے آخر میں فقہی اصطلاحات اور الفاظ کی فرہنگ شامل ہے۔

نصر اللہ بن محمد بن حماد ازدی نے **کنز الدقائق** کا فارسی زبان میں ایک اور ترجمہ کیا۔[۳۰]

۳۰- دیکھیے: **انڈیا آفس میں فارسی مخطوطات کی فہرست**، ص ۱۳۸۶

شیخ سلیمان نے، جو خلیل حسین بن شہباز کے نام سے معروف تھے، محمد علی خان سراج الدین بہادر بن نواب انوار الدین خان کے حکم پر **کنز المکاشفات** کے نام سے **کنز الدقائق** کی فارسی زبان میں شرح لکھی۔ (۳۱)

فارسی زبان میں **کنز الدقائق**، تالیف مولوی محمد سلطان بریلوی، سنہ تالیف ۱۳۵۲ھ۔

کنز الدقائق اور اس کی شروح وتراجم میں قضا سے متعلق درج ذیل ابواب ہیں:

كتاب الحدود، كتاب السرقة، كتاب القضاء، كتاب الشهادة، كتاب الرجوع عن الشهادة،كتاب الوكالة ،كتاب الدعوى،كتاب الإقرار،كتاب الصلح،كتاب الجنايات،كتاب الديات،كتاب القسامة،كتاب المعاقل.

۶-ترجمہ الدر المختار

الدر المختار کے مصنف شیخ محمد بن محمد حصنی، اثری (۱۰۲۵ھ-۱۰۸۸) ہیں، جن کی شہرت علاؤ الدین حصکفی کے نام سے ہے۔ شیخ خرم علی بلہوری نے ۱۲۵۸ھ میں اس کا اُردو ترجمہ کرنا شروع کیا، لیکن ابھی انھوں نے اس کی تکمیل نہیں کی تھی کہ ۱۲۷۱ھ میں ان کی وفات ہو گئی۔ ان کے بعد شیخ محمد احسن نانوتوی صدیقی نے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور اس کا نام **غاية الأوطار** رکھا۔ اسے مطبع الصدیقی بریلی، انڈیا نے ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء میں چار جلدوں میں شائع کیا۔

الدر المختار کی ایک فارسی شرح بھی ہے جو **باب التعزیرات (الدر المختار)** تک محدود ہے، اسے مفتی خلیل اللہ کاکوروی نے تالیف کیا۔

۷-شرح وقایہ کے تراجم وشروح

شرح الوقایہ، صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ بن مسعود (وفات:۷۴۷ھ) کی تالیف ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ مولانا وحید الدین لکھنوی (وفات:۱۳۳۸ھ) نے کیا، جسے مطبع مجیدی، کان پور نے ۱۹۱۴ء میں چار جلدوں میں شائع کیا۔

۳۱- نفس مصدر، ص۱۴۰۹

شرح الوقایہ کا ایک اور فارسی زبان میں ترجمہ شیخ عبدالحق سرہندی کا ہے، تاہم راقم الحروف کو اس کے بارے میں مزید معلومات دستیاب نہ ہو سکیں۔

مسائل شرح وقایہ: یہ **وقاية الرواية في مسائل الهداية** کی شرح اور حاشیہ ہے، اس کا متن صدر الشریعہ عبید اللہ کا ہے، جب کہ شرح عبدالخالق یا عبدالحق سجاول کی ہے۔ جسے انہوں نے اپنے شیخ محمد موسم کی ہدایات کی روشنی میں ۱۰۷۶ھ مطابق ۱۶۶۵ء کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالم گیر کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ کتاب ممبئی سے ۱۲۷۸ھ مطابق ۶۲-۱۸۶۱ء کو اور دہلی سے ۱۲۸۳ھ مطابق ۶۷-۱۸۶۶ء کو شائع ہوئی۔

شرح وقایہ کے تراجم وشروح میں قضا سے متعلق درج ذیل ابواب ہیں:

كتاب القضاء، كتاب الشهادة، كتاب الوكالة (صرف دوسرا باب) كتاب الدعوى، كتاب الإقرار، كتاب الصلح.

۸- ذخیرہ ہیسٹنگز وائسرائے ہند

اسے فارسی زبان میں محمد واصل جائسی نے وائسرائے ہند ہیسٹنگز (Hastings) کے حکم پر تالیف کیا، اور تاحال مخطوط کی شکل میں ہے، طبع نہیں ہوئی۔ مؤلف اس کے آغاز میں لکھتا ہے: "خدا تمہیں راہ راست پر رکھے، آگاہ رہیے کہ یہ کتاب دو قسم کے احکامات پر مشتمل ہے: اول: خدائی احکام (یعنی شریعت) دوم: بادشاہی قوانین۔۔۔"[۳۲]

۹-ترجمہ شرح ادب القاضی

شرح ادب القاضی کو عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ حسام شہید (وفات: ۵۳۶ھ) نے تالیف کیا۔ یہ عدالتی نظام پر فقہِ حنفی کی مشہور کتاب ہے، اور بے شمار علمائے کرام نے اس کی شروح لکھی ہیں۔ مشہور حنفی فقیہ ابو بکر جصاص اسے اپنے منتہی طلبہ کو حلقۂ درس میں نصابی کتاب کے طور پر پڑھاتے تھے۔ ابن مازہ کی اس شرح کا ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ریسرچ سکالر مولانا سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴۰ء-۱۹۹۸ء) نے کیا، جس کا پہلا ایڈیشن

۳۲ - **انڈیا آفس میں فارسی مخطوطات کی فہرست**، ص ۱۶۱۱

ادارہ تحقیقات اسلامی نے چار جلدوں (جلد اول:۱۹۸۷، جلد دوم: ۱۹۹۴، جلد سوم: ۱۹۹۶، جلد چہارم: ۲۰۰۱ء) میں شائع کیا۔

۱۰-ترجمہ مجلة الأحكام العدلية

اس کا ایک اولین ترجمہ حیدر آباد دکن انڈیا سے شائع ہوا، مترجم اور ناشر کا نام معلوم نہ ہو سکا، البتہ اس کا جو ترجمہ مولانا عبد القدوس ہاشمی نے کیا، اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۶۶ء میں کراچی سے شائع ہوا اور دوسرا ایڈیشن محکمہ اوقاف پنجاب نے ۱۹۸۱ء میں لاہور سے شائع کیا۔

۱۱-ترجمہ شرح مجلة الأحكام العدلية مؤلفہ محمد خالد اتاسی

مجلة الأحكام کی یہ شرح چھ جلدوں میں ہے، مفتی امجد علی (وفات: ۱۹۸۶ء) نے اس کی تین جلدوں کا ترجمہ کیا تھا کہ ان کا پیغام اجل آ پہنچا۔ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد نے ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء میں اس کی پہلی جلد شائع کی، جو کتاب کی سو دفعات پر مشتمل ہے۔

۱۲-ترجمہ أقضية رسول الله ﷺ

یہ ابو عبد اللہ محمد بن الفرج مالکی اندلسی (وفات: ۴۹۷ھ) معروف بہ ابن الطلاع، کی تالیف ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ابو العرفان حکیم محمد عبد الرشید صاحب نے کیا جو ریاست بہاول پور میں افسر الأطباء کے طور پر کام کرتے تھے، دیباچہ سید سلیمان ندوی نے (صفر ۱۳۸۵ھ) عباس منزل بہاول پور میں بیٹھ کر تحریر کیا اور اس کو دار العرفان بہاول پور نے دین محمدی پریس لاہور سے طبع کروا کر **دربارِ رسول ﷺ** کے عنوان سے شائع کیا، اس کا ایک دوسرا ایڈیشن ادبستان پبلشرز، لاہور کی جانب سے **عدالت نبوی کے فیصلے** کے نام سے شائع ہوا۔

اس کتاب کی عربی میں تحقیق ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی نے کی اور پروفیسر غلام احمد حریری نے اس علمی تحقیق کو سلیس اردو ترجمے کا جامہ پہنایا، اور ادارہ معارف اسلامی لاہور نے ۱۹۹۱ء میں شائع کیا۔ کتاب کا یہ ایڈیشن، یقیناً سابقہ ترجمے سے زیادہ علمی قدر و قیمت رکھتا ہے۔

۱۳-اسلام کا فوج داری قانون

یہ عبد القادر عودہ شہید کی تصنیف **التشريع الجنائي الإسلامي** کا اُردو ترجمہ ہے، جو ساجد الرحمان صدیقی کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے اس کا تیسرا ایڈیشن ۱۹۹۱ء میں شائع کیا۔

۱۴- اسلام میں جرم وسزا

یہ عبدالعزیز عامر مرحوم کی عربی تالیف **التعزیر** کا اُردو ترجمہ ہے جسے سید معروف شاہ شیرازی نے مکمل کیا اور البدر پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور نے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا۔ کتاب ایک مقدمے اور تین ابواب پر مشتمل ہے اور اس کے کل چار سو صفحات ہیں۔ یہ ایک عمدہ کتاب ہے۔

۱۵- نفاذ حدود میں شبہات کا اثر

یہ قاہرہ اور ام القری یونی ورسٹی، مکہ مکرمہ کے پروفیسر، استاذ محترم ڈاکٹر انور محمود یوسف دبّور کی کتاب **الشبهات وأثره في إسقاط الحدود** کا اردو ترجمہ ہے۔ مترجم سید نظیر الحسن جیلانی ہیں جو ام القری یونی ورسٹی مکہ مکرمہ کے فاضل اور اب آزاد کشمیر ایک اہم انتظامی عہدے- سیکریٹری محکمہ- پر فائز ہیں۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور نے ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع کیا، اس کے کل صفحات ۱۷۵ ہیں، فقہ اسلامی میں شبہات پر بہترین کتاب ہے۔

۱۶- اردو ترجمہ کتاب القضاء

كتاب القضاء آیت اللہ سید محمد شیرازی کی تالیف ہے، علامہ اختر عباس نجفی نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا۔ فقہِ جعفری کی کتاب ہے اور اسے ادارہ نشر معارف اسلامی، لاہور نے شائع کیا۔ اس کی پہلی جلد کے صفحات کی تعداد ۴۶۲ اور دوسری جلد کے صفحات کی تعداد ۴۶۳ ہے۔

۱۷- مفتی، قاضی اور انتظامیہ کے دائرہ ہائے کار

یہ امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس مالکی قرافی (وفات: ۶۸۴ھ) کی کتاب **الإحكام في تمييز الفتاوى عن الأحكام و تصرفات القاضي والإمام** کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس کا ترجمہ ڈاکٹر حافظ غلام یوسف کی علمی کاوش ہے، جس کا پہلا ایڈیشن شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد نے ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰۰۴ء میں شائع کیا۔

۱۸- سعودی عرب میں عدالتی تنظیم، اسلامی شریعت اور عدالتی اقتدار کی روشنی میں

التنظيم القضائي في المملكة العربية السعودية و نظام السلطة القضائية ڈاکٹر سعود بن سعد آل دریب کی تالیف ہے، جس کا ترجمہ سمیر عبدالحمید ابراہیم نے اور اس پر نظر ثانی ڈاکٹر محمد اقبال مسعود ندوی

نے کی ہے۔ اس کے ۳۴۳ صفحات ہیں اور اسلامی یونی ورسٹی امام محمد بن سعود نے ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء میں شائع کیا۔

۱۹-اردو ترجمہ: التنظيم القضائي في المملكة العربية السعودية

یہ سعودی عرب کے وزیر انصاف شیخ حسن آل الشیخ کی تالیف ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ ہندوستان کے ڈاکٹر محمد اقبال مسعود ندوی (حال مقیم کینیڈا) نے کیا۔ اس کا پہلا ایڈیشن ادارہ معارف اسلامی نے ۱۹۹۰ء میں لاہور سے شائع کیا۔

۲۰- اسلام کا نظام حسبہ

یہ شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن تیمیہ (وفات: ۷۲۸ھ) کی تصنیف **الحسبة في الإسلام** کا اُردو ترجمہ ہے، اس کے اُردو مترجم ڈاکٹر حافظ اکرام الحق یاسین ہیں، جنہوں نے اپنی مفید تعلیقات اور جامع مقدمے کے ذریعے اس کی اہمیت بڑھادی ہے۔ اسے شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد نے ۲۰۰۶ء میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب نو فصول پر مشتمل ہے اور صفحات کی تعداد ۱۹۲ ہے، جن میں تعارفی مقدمہ اور فہرست اعلام بھی شامل ہے۔

مبحث چہارم:

علوم قضا پر مستقل کتابیں

راقم الحروف کی نظر میں برصغیر پاک ہند کے علمائے کرام کی علومِ قضا کے میدان میں سب سے اہم خدمات اس موضوع پر ان کی مستقل تصنیفات ہیں، جن میں سے اہم کتب کا ذیل میں تعارف پیش کیا جائے گا:

١- الموسوعة القضائية، موسوعة الأحكام الصادرة من المحاكم الإسلامية، أقضية الرسول صلى الله عليه وسلم والأحاديث الواردة فيها

یہ کتاب اُردو اور عربی دونوں زبانوں میں دستیاب ہے۔ اسے الفلاح فاؤنڈیشن لاہور نے شائع کیا ہے۔ یہ ایک مقدمے اور سات حصوں پر مشتمل ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(ا) کتاب الحدود، اس میں فقہی ابواب کے ذیل میں ۱۱۳ فیصلے درج ہیں۔

(ب) کتاب الجهاد، اس میں پانچ فقہی ابواب کے ذیل میں ۴۸ فیصلے درج ہیں۔

(ج) کتاب النکاح، اس میں چھ فقہی ابواب کے ضمن میں ۵۳ فیصلے مذکور ہیں۔

(د) کتاب الطلاق، اس میں سات فقہی ابواب کے ضمن میں ۳۴ فیصلے مذکور ہیں۔

(ہ) کتاب الأقضية، اس میں پانچ فقہی ابواب کے ذیل میں ۶۱ فیصلے درج ہیں۔

(و) کتاب الھبة والوصايا، اس میں پانچ فقہی ابواب کے ذیل میں ۲۳ فیصلے درج ہیں۔

(ز) کتاب الفرائض، اس میں بھی پانچ فقہی ابواب کے ضمن میں ۳۰ فیصلے مذکور ہیں۔

کتاب کا مضمون وکلا، ججز، قاضیوں، مفتیوں اور محققین کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے، تاہم یہ پروجیکٹ زیادہ اہلیت کے حامل محققین کی توجہ کا متقاضی ہے۔

۲-اسلامی فوج داری قانون

اس کے لیے کتاب الاختیار کا نام بھی استعمال ہوتا ہے۔ مولانا سلامت علی خان نے، جو حذاقت علی خان کے نام سے معروف تھے، اسے ۱۲۱۲ھ مطابق ۱۷۹۷ء میں تالیف کیا۔ مؤلف محمد آباد، انڈیا میں ثانوی عدالت کے قانونی مشیر تھے۔ اصل کتاب عربی زبان میں ہے، تاہم فقہی نصوص کا فارسی ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۸۲۸ء میں کلکتہ سے اور دوسرا ایڈیشن ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۰ء میں حیدرآباد دکن سے شائع ہوا۔

قاضیوں، وکلا اور عدالتی معاملات میں دل چسپی رکھنے والے طلبہ کے لیے اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر حیدر آباد دکن، انڈیا کے وکیل سید میر احمد شریف نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اور دارالمصنفین اعظم گڑھ، انڈیا نے مئی ۱۹۲۹ء کو اسے شائع کیا، پھر خیبر لاء پبلشرز، لاہور نے اسے ۱۹۸۰ء میں شائع کیا۔ سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور نے ۱۹۸۹ء میں اس کا ایک اور ایڈیشن شائع کیا۔ یہ دو فقہی کتب، اٹھارہ ابواب اور ایک مقدمے پر مشتمل ہے۔ پہلی کتاب، حدود کے بیان میں ہے جس میں چار ابواب ہیں، جب کہ دوسری کتاب، جرائم کے بیان میں ہے، جس میں چودہ ابواب ہیں۔ اس کے صفحات کی تعداد ۴۵۳ ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب قاضیوں، ججز، وکلا اور قانون کے طالب علموں کے لیے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

۳- سراج الشریعت

یہ حنفی فقہ کے مطابق تعزیراتی قوانین پر مشتمل فارسی مخطوط ہے۔ اس کے مؤلف امیر الدین احمد ہیں، جو امر اللہ خان کے نام سے مشہور ہیں۔ مؤلف اپنے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ شہنشاہ بابر کے دورِ حکومت میں عرب سے ہندوستان منتقل ہوئے اور انگریزوں کی طرف سے غازی پور کے قاضی مقرر ہوئے، اس منصب پر وہ آٹھ برس تک فائز رہے، لیکن جب انگریزوں نے ۱۷۹۵ء میں برصغیر کے عدالتی نظام میں تبدیلی کی تو انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ تاہم انہیں جلد ہی ہنری کولبروک(Colebrook) کے ہاں ملازمت مل گئی، جس نے انہیں مذکورہ بالا کتاب کی تالیف کی ترغیب دی۔ مصنف نے ۱۲۲۳ھ مطابق ۱۸۰۸ء میں اس کتاب کی تکمیل کر کے ہنری کو پیش کی۔ یہ کتاب سوال وجواب کی صورت میں کتب، ابواب اور فصول پر مشتمل ہے۔ اس کے پہلے تین صفحات فہرست موضوعات پر مشتمل ہیں۔[۳۳]

۴- اسلامی قوانین حدود و قصاص، دیت، تعزیرات

یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر جسٹس (ریٹائرڈ) تنزیل الرحمان کی تالیف ہے، یہ اردو زبان میں ہے اور اسے قانونی کتب خانہ لاہور نے ۱۹۸۱ء میں شائع کیا۔

یہ ایک مقدمے، تین اقسام اور ایک ضمیمے پر مشتمل ہے۔ چونکہ مؤلف ملکی عدلیہ سے تعلق رہا، اس لیے انہوں نے حدود، قصاص اور تعزیرات پر مذاہب اربعہ، فقہ امامی جعفری اور قانون کے درمیان تقابلی انداز میں گفتگو کی ہے۔ بلاشبہ یہ ایک انتہائی مفید کتاب ہے۔

۵- اسلامی ریاست کا عدالتی نظام

یہ اردو زبان میں پروفیسر رفیع اللہ شہاب کی تالیف ہے، جسے قانونی کتب خانہ، لاہور نے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب ایک مقدمے اور ۱۲ ابواب پر مشتمل ہے، اس کے ۲۴۸ صفحات ہیں۔ اس میں مؤلف نے اختصار کے ساتھ زمانہ قبل الاسلام، عصر رسالت، دور خلافت راشدہ اور خلافت بنوامیہ، بنو عباس اور خلافت عثمانیہ کے ادوار میں رائج عدالتی نظاموں پر گفتگو کی ہے۔ نیز فاضل مصنف نے آزادی سے پہلے اور بعد میں برصغیر میں رائج عدالتی

۳۳- انڈیا آفس میں فارسی مخطوطات کی فہرست، ص ۲۵

نظام کا بھی جائزہ لیا ہے۔ مؤلف نے مزارعت کے جواز اور حنفیہ کے نزدیک خلیفہ پر حدود کے عدم قیام کے مسئلے پر تنقید کی ہے۔ کتاب بعض تاریخی معلومات میں کافی مفید ہے۔

٦-دستور القضاء

اس کے مؤلف صدر بن رشید بن صدر تبریزی ہیں، جو قاضی خواجہ کے نام سے معروف ہیں۔ یہ کتب خانہ حمیدیہ، اٹک میں مخطوط کی شکل میں موجود ہے۔ اس کتاب کے دیگر قلمی نسخے علی گڑھ کی لائبریری میں مولانا ابوالکلام آزاد کے ذخیرہ کتب میں میکروفلم نمبر ۳۱۰/۳ کے تحت موجود ہیں۔ اس کا موضوع فقہ ہے۔ کتابت کی تاریخ ۱۲۹۰ھ ہے، خط نسخ ہے، صفحات کی تعداد ۸۲ ہے، جب کہ ہر صفحے پر تقریباً ۲۱ سطریں ہیں۔

یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ اس کا آغاز درج الفاظ سے ہوتا ہے: الحمد لله الذي أعانني على هذه المسائل، جمعت الروايات المعتمدة من الكتب المعتبرة۔[۳۴]

٧- معين القضاة و المفتين

یہ بلوچستان کے قاضی شمس الحق افغانی (۱۳۱۸ھ-۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۰۱ء-۱۹۸۳ء) کی تالیف ہے۔ اسے ادارہ نشرواشاعت اسلامیات نے ملتان سے شائع کیا۔ یہ کتاب ایسے قواعد کا مجموعہ ہے، جنہیں مؤلف نے **مجلة الأحكام العدلية** اور بعض دیگر مراجع سے نقل کیا ہے۔

٨- شرعی ضابطہ دیوانی (اردو)

یہ بھی بلوچستان و قلات کے قاضی علامہ شمس الحق افغانی (۱۳۱۸ھ-۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۰۱ء- ۱۹۸۳ء) کی تصنیف ہے، جسے ادارہ نشرواشاعت اسلامیات نے ملتان سے شائع کیا ہے۔

٩- اسلام کا نظام سیاست وعدالت (نظام الحکم والقضاء فی الاسلام)

یہ اُردو زبان میں مولانا یعقوب الرحمان عثمانی کی تالیف ہے۔[۳۵]

۳۴- حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ج۱، ص۷۵۴

۳۵- دیکھیے: ابوالحسن علی ندوی، شمس تبریز، "أهم الكتب التي ألفت بعد حياة المؤلف" ضمیمۂ کتاب **الثقافة الإسلامية في الهند** (سید عبدالحی الحسنی)، دمشق، مجمع اللغة العربية، ۱۹۸۳م، ط۲، ص ۳۸۲

۱۰-الحسبة: تعريفها، ومشروعيتها ووجوبها

یہ ڈاکٹر فضل الٰہی کی علمی کاوش ہے۔ مطبع سفیر، ریاض اور کئی دوسرے ناشرین نے شائع کی اور سعودی عرب کے مختلف دینی- سرکاری وغیر سرکاری- ادارے اس کو مفت تقسیم کرتے ہیں۔

۱۱- الحسبة في العصر النبوي وعصر الخلفاء الراشدين

یہ بھی ڈاکٹر فضل الٰہی کی تالیف ہے۔ اس میں عہد نبوی اور خلفاے راشدین کے نظام احتساب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے، سعودی عرب کے کئی ناشرین نے شائع کی اور سعودی عرب کے مختلف دینی- سرکاری وغیر سرکاری- ادارے اس کو مفت تقسیم کرتے ہیں۔

۱۲-اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار

یہ ڈاکٹر ایس ایم ناز (۱۹۴۵ء-۲۰۱۰ء) کی تالیف ہے، جسے ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد نے ۱۹۹۱ء میں پہلی بار شائع کیا۔ یہ کتاب سات ابواب اور ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، جن میں فہارس بھی داخل ہیں۔

۱۳- اسلامی عدالت (اسلام کے عدالتی قوانین کا مجموعہ)

اسے مرکزی امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ کے دارالقضاء کے شرعی قاضی اور اسلامی فقہ اکیڈمی، انڈیا کے پہلے سیکریٹری جنرل مولانا مجاہد الاسلام قاسمی مرحوم نے تالیف کیا۔ مرحوم اس کی دوسری جلد پر کام کر رہے تھے کہ اس کی تکمیل سے پہلے ہی ان کی وفات ہوگئی۔ ادارہ معارف اسلامی، لاہور نے اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۱ء میں شائع کیا۔ اپنے موضوع پر بہترین اور مفید کتابوں میں سے ایک ہے۔

۱۴-اسلامی نظام عدالت

اس کے مؤلف جسٹس تنزیل الرحمان ہیں۔ مطبوعات حرمت راولپنڈی نے اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۳ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب ۱۱۷ صفحات اور ۱۲۴ دفعات پر مشتمل ہے، جو اپنے اختصار کے باوجود حسن ترتیب، وضاحت اور موضوع کے ساتھ براہ راست تعلق کے لحاظ سے اس موضوع پر اب تک شائع شدہ کتابوں میں سب سے بہترین اور مفید کتاب کہلائے جانے کی مستحق ہے۔

۱۵- اسلامی حدود اور ان کا فلسفہ مع اسلام کا نظام احتساب

اس کتاب کے مرتب اور مدیر مولانا سید عبد المتین ہاشمی ہیں۔ اسے دیال سنگھ لائبریری، لاہور کے مرکز تحقیق نے ۱۹۷۷ء میں شائع کیا۔ یہ ۹۶ صفحات پر مشتمل ایک مختصر سی کتاب ہے۔

۱۶-ادب القاضی

اس کے مؤلف بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد کے سابق صدر ڈاکٹر محمود احمد غازی (۱۹۵۰ء-۲۰۱۰ء) ہیں۔ کتاب ابواب اور دفعات کی صورت میں قرآن و سنت اور مذاہب خمسہ (مذاہب اربعہ اور فقہ جعفری) کی فقہی کتابوں کی منتخب نصوص کے اُردو تراجم کا مجموعہ ہے۔ مؤلف نے اس کے آغاز میں ایک عمدہ علمی مقدمے کا اضافہ کیا ہے، اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن مزید اصلاحات اور اضافوں کے ساتھ ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد سے ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا۔ کتاب سات ابواب اور ۳۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۷- ظفر اللاضي بما يجب في القضاء على القاضي

اس کے مؤلف ریاست بھوپال کے نواب علامہ صدیق حسن خان ابو الطیب بن حسن بن علی بن لطف اللہ حسینی، قنوجی بخاری (۱۲۴۸ھ- ۱۳۰۷ھ) ہیں۔ یہ کتاب پہلی دفعہ ریاست بھوپال، انڈیا سے ۱۲۹۵ھ میں شائع ہوئی۔ مؤلف، علم القضاء کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "علم القضاء وہ علم ہے، جو ان آداب اور اصولوں کو زیر بحث لاتا ہے، جن کی رعایت، عدالتی احکامات اور فیصلے جاری کرتے وقت کی جانی چاہیے"۔ اپنی کتاب **أبجد العلوم** میں مؤلف مذکور لکھتے ہیں کہ اس موضوع -ادب القضا- پر سب سے مشہور کتاب قاضی خصاف کی **أدب القاضي** ہے۔ مصنف مزید لکھتے ہیں: "دلائل کے اعتبار سے عمدہ اور جامع ترین کتاب ہماری تصنیف **ظفر اللاضي بما يجب في القضاء على القاضي** ہے۔"[۳۶]

۳۶- دیکھیے: عبد الرزاق بن حسن بن ابراہیم بیطار میدانی دمشقی، **حلية البشر في تاريخ القرن الثالث عشر**، تحقیق و تعلیق: محمد بہجۃ البیطار، بیروت، ط ۲، ۱۴۱۳ھ-۱۹۹۳ء، ج ۱، ص ۳۲۰-۳۲۸ ؛ یوسف سرکیس، مرجع سابق، ج ۲، ص ۱۹۷۷؛ نواب صدیق حسن خان قنوجی، **أبجد العلوم**، بیروت، دار ابن حزم، ط ۱، ۱۴۲۳ھ-۲۰۰۲ء، ج ۲، ص ۴۳۴، ج ۳، ص ۲۷۷

۱۸- بلوغ السؤل من أقضية الرسول

یہ ایک رسالہ ہے، جس پر علامہ ابن قیم جوزیہ نے اپنی کتاب **إعلام الموقعین عن رب العالمین** کا اختتام کیا تھا، پھر نواب صدیق حسن خان قنوجی نے اسے مستقل رسالے کی صورت میں **بلوغ السؤل من أقضية الرسول** کے نام سے ہندوستان سے ۱۲۹۲ھ میں شائع کیا۔[۳۷]

۱۹- آداب الحسبة

یہ ہندوستان کے مشہور عالم مولانا عصمت اللہ سہارنپوری (م-۱۱۳۳ھ) کی تالیف ہے۔ آپ بصارت سے محروم تھے، لیکن اللہ تعالی نے آپ کو بصیرت کا وافر حصہ عطا کیا تھا۔ آپ کی بعض تصنیفات ہندوستان کے دینی مدارس میں داخل نصاب رہی ہیں۔[۳۸]

۲۰- الإفادة في باب الشهادة

یہ مولوی مجیب اللہ بن احسان اللہ انصاری لکھنوی کی تالیف ہے اور اُردو زبان میں دو جلدوں پر مشتمل ہے۔[۳۹]

۲۱-شرح قانون الشهادة

یہ سید محمود دہلوی بن سید احمد دہلوی کی تصنیف ہے۔[۴۰]

۳۷- یوسف سرکیس، مرجع سابق، ج۱، ص۲۲۳؛ اسماعیل بغدادی، مرجع سابق، ج۲، ص۱۵۲؛ **الرسالة المستطرفة**، ابوعبداللہ محمد بن جعفر کتانی ادریسی مغربی، **الرسالة المستطرفة لبیان مشهور کتب السنة المشرفة**، ت: محمد مستنصر بن محمد زمزمی، بیروت، دارالبشائر الإسلامیة، ط۶، ۱۴۲۱ھ - ۲۰۰۰ء، ج۴، ص۵۰

۳۸- سید عبدالحی الحسنی، **الثقافة الإسلامیة في الهند**، دمشق، مجمع اللغة العربیة، ۱۹۸۳م، ط۲، ص۱۱۱، ۱۱۲، عبدالحی الحسنی، **کتب أخری في الفقه الحنفي**، نظر ثانی و تقدیم، ابوالحسن علی ندوی، دمشق، مطبوعات مجمع اللغة العربیة، ۱۴۰۳ھ-۱۹۸۳؛ **نزهة الخواطر**، ج ۶، ص۱۸۰، ۱۸۱

۳۹- **الثقافة الإسلامیة في الهند**، ص۱۲۳

۴۰- نفس مرجع

۲۲-جامع التعزيزات من كتب الثقات

یہ عربی زبان میں قاضی القضاۃ سراج الدین علی خان (م-۱۲۳۸ھ مطابق ۱۸۲۳ء) کی تالیف ہے۔(۴۱)

۲۳- الجواهر الزواهر في التعزيرات

اسے بھی قاضی سراج الدین علی خان نے تالیف کیا، یہ فارسی زبان میں ہے۔(۴۲) اور اسے مطبع عبدالرشید خان نے کلکتہ سے ۱۲۳۶ھ اور پھر دوبارہ ۱۲۳۹ھ میں شائع کیا۔(۴۳)

۲۴-نصاب الاحتساب

یہ عمر بن محمد بن عوض سنامی کی علمی کاوش ہے، آپ کو ہندوستان کے شہر پٹیالہ (مشرقی پنجاب) کے قریب واقع گاؤں سنام کی طرف منسوب کرکے سنامی کہا جاتا ہے۔(۴۴) یہ کئی بار زیور طباعت سے آراستہ ہوچکی ہے، نیز اس کی تین مرتبہ ادارت ہوئی ہے۔

اول: ڈاکٹر محمد رجا غنیجوقہ نے تحقیق كتاب نصاب الاحتساب في الفقه الإسلامي للسنامي کے عنوان سے اس کی تحقیق و تدوین کرکے امام محمد بن سعود یونی ورسٹی، ریاض (المعهد العالي للقضاء) سے ۱۴۰۰ھ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ یہ معہد کی طرف سے جاری کی جانے والی ڈاکٹریٹ کی پہلی ڈگری تھی۔

دوم: دوسری مرتبہ ڈاکٹر مریزن سعید عسیری نے اس کی تحقیق کی، جسے مکتبہ الطالب الجامعی مکہ مکرمہ نے ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء میں شائع کیا۔ اس کے ۳۳۳ صفحات ہیں۔ ڈاکٹر مریزن کی رائے میں علامہ سنامی کا انتقال ۳۴۷ھ میں ہوا۔ اسی تحقیق کو دارالعلوم ریاض نے ۱۴۰۲ھ میں، اور دار الوطن ریاض نے

۴۱- عبدالحی الحسنی، كتب أخرى في الفقه الحنفي، ص ۱۱۷

۴۲- نفس مرجع

۴۳- احمد خان، معجم المطبوعات العربية فى شبه القارة الهندية الباكستانية منذ دخول المطبعة إليها حتى عام ۱۹۸۰ء، ریاض، مكتبة الملک فهد الوطنية، ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰ء، ص ۱۸۸

۴۴- الثقافة الإسلامية في الهند، ص ۱۱۱

۱۴۱۴ھمطابق ۱۹۹۳ء میں دوبارہ شائع کیا اور سعودی عرب کے ایک اسلامی محکمہ هيئة الأمر بالمعروف و النهي عن المنكر نے وسیع پیمانے پر مفت تقسیم کیا۔

سوم: تیسری مرتبہ اس کی تحقیق موئل یوسف عزالدین نے کی، ان کی راے میں بھی مصنف کا انتقال ۷۳۴ھ میں ہوا۔ اس ایڈیشن کو مکتبہ دارالعلوم ریاض، سعودی عرب نے ۱۹۸۲ء میں شائع کیا۔ یہ ایڈیشن ۳۰۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب فارسی زبان میں ترجمہ ہوئی[۴۵] نیز ترکی زبان میں بھی اس کا دومرتبہ ترجمہ ہوچکا ہے۔ پہلا ترجمہ احمد نظیف بن مصطفی رومی اناطولی (م-۱۲۷۵ھ) نے کیا، جب کہ دوسرا ترجمہ علی بن بالی علاء الدین رومی حنفی (۹۳۴ھ-۹۹۲ھ) نے کیا، جو منق کے نام سے معروف تھے۔ ان کا آبائی گاؤں علانیہ تھا، تاہم ان کی پرورش آستانہ میں ہوئی۔ انہوں نے مرعش میں قضا کے فرائض سرانجام دیے، جوہری کے تخلص سے شہرت رکھتے تھے۔[۴۶] یہ کتاب اُردو میں بھی ترجمہ ہوچکی ہے۔

زرِکلی،[۴۷] بغدادی اور عمر رضا کحالہ کو قاضی ضیاء الدین سنامی ہندوستانی اور مصر کے قاضی القضاۃ ابو حفص عزالدین عمر بن عبداللہ بن عمر بن عوض شامی مقدسی حنبلی، جو ابن عوض کے نام سے شہرت رکھتے ہیں، کے درمیان اشتباہ واقع ہوا ہے۔

یہ کتاب اشپرنگر کے زیر اہتمام کلکتہ، انڈیا سے پہلی بار (۱۸۳۰ء) میں شائع ہوئی۔[۴۸]

نصاب الاحتساب چونسٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے قلمی نسخے برصغیر کے کتب خانوں میں بہ کثرت موجود ہیں۔

۴۵- میکروفلم نمبر۹۹/۴، موضوع: فقہ، لائبریری نمبر۱۱۴۷، عنوان: المسائل النورية في ترجمة نصاب الاحتساب، مؤلف: خیر اللہ ہندی بانگرموی، تاریخ کتابت ۱۱۱۹ھ مطابق ۱۷۰۷ء، خط کی نوعیت: شکستہ نستعلیق، تعداد صفحات ۱۰۴۔ سطور: ۱۵، زبان: فارسی

۴۶- دیکھیے: اسماعیل بغدادی، **هدية العارفين**، ج۱، ص۲۱۴؛ ج۲، ص۳۳۰، ۳۳۱

۴۷-دیکھیے: خیر الدین زرکلی، **الأعلام**، دار العلم للملايين، ط۱۵، ۲۰۰۲ء، ج۵، ص ۵۲

۴۸فالدک ، **اكتفاء القنوع**، ج۱، ص۱۶۸

۲۵- صنوان القضاء و عنوان الإفتاء

محمد بن محمد بن اسماعیل بن محمد، عماد الدین خطیب اسقور قانی حنفی نے اس کتاب کی تالیف کو خاندانِ غلاماں کے سلطان علاء الدین مسعود(عہد حکومت:۶۳۹-۶۴۴ھ) کے زمانۂ حکومت کے سال ۶۴۲ ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ آپ فقیہ اور خطیب تھے، دہلی میں باہر سے وارد ہوئے۔[۴۹]

اس کتاب کے قلمی نسخہ جات خدا بخش لائبریری پٹنہ، انڈیا اور دارالعلوم دیوبند کے کتب خانے میں موجود ہیں۔

یہ اس موضوع پر برصغیر کے کسی مؤلف کی سب سے پہلی دستیاب تصنیف ہے۔ اور اس کو آل انڈیا فقہ اکیڈمی کے پہلے سیکریٹری جنرل قاضی مجاہد الاسلام قاسمی مرحوم کی تحقیق و تدوین کے ساتھ کویت کی وزارت اوقاف وشئون اسلامیہ، نے چار جلدوں میں ۲۰۰۱ء میں کویت سے شائع کیا۔ فاضل مؤلف چار ذی الحجہ ۶۳۹ھ کو سلطان علاؤالدین مسعود شاہ کے دور حکومت میں عہدہ قضا پر فائز ہوئے، لیکن سلطان ناصر الدین محمود(۶۴۴ھ-۶۶۴ھ) نے ۹ذوالحجہ ۶۴۶ھ بروز جمعہ المبارک آپ کو معزول کر کے بدایون شہر بھیج دیا، جہاں عماد الدین ریحان حاجب نے ۱۲ذی الحجہ ۶۴۶ کو آپ کو شہید کر دیا۔[۵۰]

۲۶- أدب القضاء اور شرح أدب القاضي

سندھ(موجودہ پاکستان) اور ہندوستان کے علاقے میں، قضاء پر سب سے پہلی تصنیف، شافعی فقیہ قاضی ابو الحسن علی بن احمد بن محمد دیبلی (م-۴۰۰ھ مطابق ۱۰۱۰ء) کی کتاب **أدب القضاء** اور **شرح أدب القاضي** ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں، تاہم سوانح نگاروں کی تصریح کے مطابق آپ کا انتقال تقریباً ۴۰۰ھ میں ہوا؛ شافعی فقہاکے ہاں آپ کو شہرت حاصل ہے۔ یہ دونوں کتب مخطوط یا مطبوع موجود نہیں ہیں،

۴۹- دیکھیے: عمر بن رضا کحالہ، **معجم المؤلفین**، بیروت، مکتبة المثنی، ج۹، ص ۵۵؛ اسماعیل بغدادی، **إیضاح المکنون**، ج ۲، ص ۷۱، اسماعیل بغدادی، **هدیة العارفین**، ج ۲، ص ۹، ۲۰۵

۵۰- محمد بن محمد اسماعیل خطیب اسقور قانی کے حالات زندگی کے لیے دیکھیے: عبدالحی الحسنی، **نزهة الخواطر**، ج ۱، ص ۲۲۶؛ مجاہد الاسلام قاسمی، **اسلامی عدالت**، لاہور، ادارۂ معارف اسلامی، ۱۹۹۱ء، ص ۶، ۷؛ کحالہ، مرجع سابق، ج ۹، ص ۵۵؛ اسماعیل بغدادی، **إیضاح المکنون**، ج ۲، ص ۷۱، اسحاق بھٹی، **فقہاء ہند**، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۷۴ء، ج ۱، ص ۱۶۵

لیکن اکثر شافعی فقہا آپ کی ادب القضاء کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں سے حوالے نقل کرتے ہیں، چنانچہ شیخ الاسلام زکریاانصاری شافعی نے أسنى المطالب [۵۱] ، تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعية الكبرى، [۵۲] شروانی نے تحفة المحتاج کے حاشیہ [۵۳] اور ابن حجر ہیثمی نے الفتاوى الفقهية الكبرى [۵۴] میں اس سے استفادہ کیااور حوالے نقل کیے ہیں۔

آپ کی نسبت کے بارے میں کافی اختلاف ہے، تاہم قاضی اطہر مبارکپوری نے دَیبلی (دال مہملہ اور اس کے بعد یائے مثناۃ) کو ترجیح دی ہے اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ آپ شام کے قاری ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ دیبلی کی نسل میں سے ہیں۔ [۵۵] دیبل ایک قدیم شہر ہے، جسے مجاہد صحابہ کرام کے ورود وقدوم کا شرف بھی حاصل ہے، تاہم اب یہ شہر ویران ہو چکاہے۔ یہ کراچی یا ٹھٹھہ کے گردونواح میں واقع تھا۔

مبحث پنجم:

۵۱- زکریابن محمد زکریاانصاری، أسنى المطالب، ۲۲/۱۸۱، نیز ۲۲/۲۳۵، ۲۳/۱۳۴، مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

۵۲- تاج الدین عبد الوہاب بن علی بن عبد الکافی سبکی، طبقات الشافعية الكبرى، ت: محمود محمد طناحی اور عبد الفتاح محمد حلو، مصر-اسکندریہ، هجر للطباعة والنشر و التوزيع، ط۲، ۱۴۱۳ھ، ج۳، ص ۳۵، سبکی نے احمد بن محمد ابو العباس دیبلی خیاط زاہد کے حالات بیان کرنے کے بعد لکھاہے: ”انہیں فقہِ شافعی سے بہت اچھی آگاہی ہے، بعض لوگوں نے انہیں ادب القضاء کے مصنف دیبلی خیال کیاہے، حالاں کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ یہ علی بن احمد ہیں اور وہ احمد بن محمد ہیں۔“ (نفس مصدر، ج۳، ص۵۵، ۵۶، ۲۵۹، ج۷، ص۷۸، ۷۹)

۵۳- عبد الحمید شیروانی، احمد بن قاسم عبادی، حواشي الشرواني و العبادي على تحفة المحتاج بشرح المنهاج، مصر، مكتبة التجارية الكبرى، ۱۳۵۷ھ - ۱۹۸۳ء، ج۹، ص۱۴۸

۵۴- احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی سعدی انصاری، الفتاوى الفقهية الكبرى، بیروت، دار الکفر، س-ن، ج۴، ص۱۳۹-۱۴۰

۵۵- دیکھیے: قاضی ابو المعانی اطہر مبارک پوری، رجال السند و الهند الى القرن السابع الذين ولدوا و عاشوا فيها، قاہرہ: دار الأنصار، ۱۳۹۸ھ، ص۱۷۰، ۱۷۳

علوم قضا کی تصنیفات: تجزیاتی اعداد وشمار

برصغیر میں علوم قضا اور اس کے آداب کے بارے میں تصنیف کردہ کتابوں کو متعدد جہتوں سے دیکھا جاسکتا ہے، مثلاً: زمانی، مذہبی، لسانی، اصل تصنیف یا تراجم، سرکاری یا غیر سرکاری دستیاب کتب یا گم شدہ غیر دستیاب، مطبوع یا مخطوط۔ ہم نے سابقہ صفحات میں جن کتب کا تذکرہ کیا ہے، ان کی روشنی میں ہم ذیل میں کچھ اعداد وشمار دے رہے ہیں، اس کے بعد آخر میں ان پر ایک تجزیاتی نظر ڈالیں گے۔

اول: علوم قضا پر تصنیفات: زمانی ارتقا

زمانی اعتبار سے ہندوستان میں علوم قضا کی کتابوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

• چوتھی صدی ہجری کی تصنیفات:

اس صدی میں شافعی المسلک فقیہ ابوالحسن علی بن احمد بن محمد دیبلی (م- ۴۰۰ھ مطابق ۱۰۱۰ء) کی تصنیف: ۱- أدب القضاء، اور ۲- شرح أدب القاضي کا تذکرہ ملتا ہے۔

• پانچویں صدی ہجری:

اس صدی میں کافی تلاش وجستجو کے باوجود مجھے کسی ہندوستانی عالم کی علمی تصنیف کا علم نہ ہوسکا۔ تاہم کچھ دیگر علاقوں میں پانچویں صدی ہجری میں لکھی جانے والی چند کتابوں کی ایڈیٹنگ اور اردو ترجمہ چودھویں صدی ہجری کے بعض ہندوستانی اہل علم نے کیا ہے، ان میں سے اہم کتابیں درج ذیل ہیں۔

۱. أقضية رسول الله ﷺ: تالیف: ابو عبداللہ محمد بن الفرج مالکی اندلسی۔ مترجم ومدون: ڈاکٹر ضیاء الرحمان اعظمی۔

۲. شرح أدب القاضي: تالیف: عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ حسامی شہید (م-۵۳۶ھ) ترجمہ: علامہ سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ۔

• چھٹی صدی ہجری:

اس صدی کے کسی ہندوستانی عالم کی قضا سے متعلق مستقل تصنیف کا علم نہ ہوسکا، البتہ چھٹی صدی ہجری کی بعض کتابوں کے اردو ترجمے ہوئے ہیں مثلا:

ا. ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (۴۶۱ھ - ۵۳۷ھ) کی تصنیف **كنز الدقائق** کا فارسی زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔

۲. اسی طرح ابو بکر بن مسعود کاسانی (م - ۵۸۷ھ مطابق ۱۱۹۲ء) کی تالیف **بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع** کا اردو ترجمہ دیال سنگھ لائبریری (وقف) لاہور کے زیر اہتمام یوسف گورایہ اور دیگر اہل علم نے سات جلدوں میں کیا۔

• ساتویں صدی ہجری:

ا. **صنوان القضاء و عنوان الإفتاء**، تالیف: محمد بن اسماعیل خطیب اسقور قانی حنفی کی ہے۔

۲. **فتاوی غیاثیہ**، تالیف: شیخ داؤد بن یوسف میں ابواب قضا

• آٹھویں صدی ہجری:

ا. **فتاوی تاتارخانیہ**، تالیف: فرید الدین عالم بن علاؤالدین انصاری، اندرپتی دہلوی (م-۷۸۶ھ)

• نویں صدی ہجری:

ا. **فتاویٰ ابراہیم شاہی**، تالیف: شیخ احمد بن محمد قاضی نظام الدین گیلانی جونپوری (م-۸۷۵ھ)

۲. فتاویٰ حمادیہ، تالیف: ابو الفتح رکن بن حسام الدین ناقوری، داؤد بن رکن ناقوری

• دسویں صدی ہجری:

ا. **فتح المعين بشرح قرة العين بمهمات الدين**، تالیف: زین الدین بن عبدالعزیز بن زین الدین بن علی معبری مالاباری شافعی

• گیارہویں صدی ہجری:

اس صدی میں کسی ہندوستانی عالم کی قضا سے متعلق تصنیف کا علم نہ ہو سکا۔

• بارہویں صدی ہجری میں:

ا-**قرة الأنظار على شرح تنوير الأبصار (الدر المختار)**، تالیف: قاضی ابو الطیب محمد بن عبدالقادر سندھی مدنی (م- ۱۱۴۹ھ)۔ ۲-**حاشية على الدر المختار**، تالیف: ابو الحسن محمد بن صادق سندھی صغیر (م- ۱۱۸۷ھ)۔

- **تیرہویں صدی ہجری:**

۱. **طوالع الأنوار على الدرالمختار**، تالیف: شیخ محمد عابد سندھی انصاری (۱۱۹۰ھ تقریباً -۱۲۵۷ھ مطابق ۱۷۷۶ء- ۱۸۴۱ء)۔

۲. **غاية الأوطار**، ترجمہ **الدرالمختار**، تالیف: خرم علی بلہوری- محمد احسن نانوتوی

- **چودہویں صدی ہجری :**

۱- **فتاوی ہندیہ**، مترجم: قاضی سید امیر علی

۲- دوسرا ترجمہ: مولانا لقمان فاروقی اور دیگر دیوبندی علما

۳- تیسرا ترجمہ محمد صادق

۴- ترجمہ **شرح الوقایہ**، مترجم: مولانا وحید الزمان لکھنوی (م-۱۳۳۸ھ)

- **پندرہویں صدی ہجری:**

۱- ترجمہ **بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع**، مترجم: مختلف اہل علم باہتمام دیال سنگھ لائبریری (ٹرسٹ) لاہور، ۲-**عین الہدایہ** اُردو ترجمہ **ہدایہ**، مترجم: سید امیر علی، ۳- **ہدایہ** کا ایک اور ترجمہ، مترجم: مولانا محمد مالک کاندھلوی، مولانا محمد میاں صدیقی، ۴-**شرح أدب القاضي**، مترجم: مولانا سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ، ۵-**مجلة الأحكام العدلية**، مترجم: مولانا عبد القدوس ہاشمی، ۶-ترجمہ **شرح مجلة الأحكام العدلية** از محمد خالد اتاسی۔ مترجم: مفتی امجد علی (م- ۱۹۸۶ء)، ۷- ترجمہ **أقضية رسول الله ﷺ**، مترجم: ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمان اعظمی، ۸-**التعزیر**، تالیف: ڈاکٹر عبد العزیز عامر، مترجم: سید معروف شاہ شیرازی، ۹-**نفاذ حدود میں شبہات کا اثر**، ڈاکٹر انور محمود یوسف دبّور (پروفیسر قاہرہ یونی ورسٹی قاہرہ اور ام القری یونی ورسٹی مکہ معظمہ)، مترجم: سید نظیر الحسن گیلانی، ۱۰-ترجمہ **کتاب القضاء**، تالیف سید محمود شیرازی، مترجم علامہ اختر عباس نجفی، ۱۱-ترجمہ **الإحكام في تمييزالفتاوى عن الأحكام وتصرفات القاضي والإمام**، از امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس قرافی مالکی (م ۶۸۴ھ)، مترجم: ڈاکٹر غلام یوسف، ۱۲- **سعودی عرب میں عدالتی تنظیم: اسلامی شریعت اور عدالتی اقتدار کی روشنی میں**، ترجمہ **التنظيم القضائي في المملكة العربية السعودية و نظام السلطة**

القضائية، مؤلف: ڈاکٹر سعود بن سعد آل دریب مترجم: ڈاکٹر سمیر عبد الحمید ابراہیم، نظر ثانی: ڈاکٹر محمد اقبال مسعود ندوی، ۱۳- ترجمہ التنظیم القضائي في المملكة العربية السعودية، مؤلف: شیخ حسن آل الشیخ سعودی وزیر عدل انصاف، مترجم: ڈاکٹر محمد اقبال مسعود ندوی، ۱۴- **اسلام کا نظام حسبہ**، ترجمہ الحسبة في الإسلام، مؤلف: شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) ترجمہ وتقدیم وتعلیق: ڈاکٹر حافظ اکرام الحق یاسین۔

دوم: فقہی مکاتب فکر کے لحاظ سے علوم قضا پر تصنیفات

فقہی مکاتب فکر کے لحاظ سے علوم قضا سے متعلق لکھی جانے والی کتابوں کو حسب ذیل تفصیل کے مطابق تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

علوم قضا پر حنفی تصنیفات

برصغیر کے مسلمانوں میں فقہ حنفی شروع سے ہی رائج رہی ہے، اور اس کو اسلامی دورِ حکومت کے آغاز سے ہی سرکاری مسلک کی حیثیت حاصل رہی ہے، چنانچہ قدرتی طور پر برصغیر میں علوم قضا سے متعلق زیادہ تر کام حنفی فقہا کے حصہ میں آیا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

۱- اُردو ترجمہ بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، ۲- **عین الهدایہ** اُردو ترجمہ **ہدایہ**، ۳- ترجمہ **ہدایہ**، ۳- **اشرف الہدایہ** شرح اردو **ہدایہ**، ۴- ترجمہ شرح أدب القاضي، ابن مازہ، ۵- ترجمہ مجلة الأحكام العدلية، ۶-ترجمہ شرح مجلة الأحكام العدلية، ۷-ترجمہ الفتاویٰ الهندية، ۸-ترجمہ الفتاویٰ الهندية، ۹-دوسرا ترجمہ الفتاوى الهندية، ۱۰-ترجمہ شرح الوقاية، ۱۱-قرة الأنظار على شرح تنوير الأبصار، ۱۲-حاشية على الدر المختار، ۱۳- طوالع الأنوار على الدرالمختار، ۱۴-غاية الأوطار اردو ترجمہ الدرالمختار، ۱۵- الفتاوى الغياثية، ۱۶- الفتاویٰ التاتارخانية، ۱۷-**فتاویٰ ابراہیم شاہی**، ۱۸-الفتاوى القراخانية، ۱۹-الفتاویٰ الحمادية، ۲۰-صنوان القضاء و عنوان الإفتاء، ۲۱-نصاب الاحتساب، ۲۲-سراج الشريعت في القانون الجزائي على المذهب الحنفي (فارسی)، ۲۳-معین القضاة والمفتين، ۲۴-**شرعی ضابطہ دیوانی** (اردو)، ۲۵-**اسلام کا نظام سیاست وعدالت**، ۲۶-**اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار**، ۲۷-**اسلامی عدالت** (اسلام کے عدالتی قوانین کا مجموعہ)، ۲۸-**اسلامی نظام عدالت**، ۲۹-**ادب**

القاضی،۳۰- آداب الحسبة،۳۱- الإفادة في باب الشهاد، ۳۲- شرح، ۳۳-قانون الشهادة، ۳۴-جامع التعزيرات من كتب الثقات،۳۵- الجواهر الزواهر في التعزيرات

علوم قضا پر شافعی تصنیفات

دستیاب معلومات کے مطابق برصغیر میں علوم قضا سے متعلق شافعی فقہا کی تصنیف کردہ کتابوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ اس علاقے میں فقہ شافعی کے پیروکاروں کی قلت ہے۔ صرف سرحدی علاقوں، بحر ہند کی بندرگاہوں اور ساحلی علاقوں مثلاً حیدر آباد اور مالا بار میں شافعی مسلک کے پیروکار پائے جاتے ہیں۔ اس موضوع پر شافعی فقہا کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

۱- أدب القضاء ازابوالحسن علی بن احمد بن محمد دیبلی

۲- شرح أدب القاضي ازابوالحسن علی بن احمد بن محمد دیبلی

۳- فتح المعين بشرح قرة العين بمهمات الدين

علوم قضا پر حنبلی تصنیفات

برصغیر میں حنبلی مکتب فکر کا وجود نہیں، تاہم اس موضوع پر بعض حنبلی فقہا کی تصنیفات ترجمہ ہو کر برصغیر کے علما میں مقبول ہو چکی ہیں۔ ان ترجمہ شدہ کتب میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

۱- **اسلام کا نظام حسبہ**، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، مترجم ڈاکٹر اکرام الحق یاسین

۲- **سعودی عرب میں عدالتی تنظیم: اسلامی شریعت اور عدالتی اقتدار کی روشنی میں**

۳- **سعودی عرب کا عدالتی نظام** ترجمہ التنظيم القضائي في المملكة العربية السعودية

علوم قضا پر مالکی تصنیفات

۱- اقضیہ رسول اللہ ﷺ، (ترجمہ)

۲- **مفتی قاضی اور انتظامیہ کے دائرہ ہائے کار** (ترجمہ الإحكام في تمييزالفتاوى عن الأحكام وتصرفات القاضي والإمام)

برصغیر میں علوم قضا سے متعلق جعفری امامی فقہا کی تصنیفات

۱- **کتاب القضاء**، (ترجمہ)

۲- اسلامی حدود و تعزیرات شیعہ نقطہ نظر سے

۳- کتاب تکملہ المنہاج (ترجمہ)

مبحث ششم:

تبصرہ و تجزیہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ برصغیر میں اسلامی حکومت کے قیام کے ساتھ ہی قضا وانصاف کا نظام بھی قائم ہوا، اور لوگوں نے اسلامی نظام قضا کی طرف رجوع کرکے اپنے مقدمات کے فیصلے کروائے، اس طرح کتب قضا کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ابتدائی طور پر قدیم فقہا کی تالیفات سے فائدہ اٹھایا گیا، بعد میں برصغیر کے علما وفقہا نے مستقل تصنیفات پر کام کیا، اور عربی سے مقامی زبانوں میں تراجم کیے گئے، اور عربی کے علاوہ مقامی زبانوں میں مستقل تالیفات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اب تک دستیاب معلومات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ برصغیر کے اہل علم کی علوم قضا پر قدیم ترین کتاب احمد دیبلی شافعی کی أدب القاضي اور أدب القضاء ہیں جو چوتھی صدی ہجری میں لکھی گئیں اور اب دستیاب نہیں ہیں؛ البتہ ان کا تذکرہ اور اقتباسات شافعیہ کی فقہی کتب میں بکثرت ملتے ہیں۔ برصغیر کی علوم قضا پر دستیاب کتب میں قدیم ترین کتاب صنوان القضاء و عنوان الإفتاء ، شیخ محمد بن اسماعیل خطیب اسقور قانی حنفی کی تالیف ہے، جسے قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ کویت کی وزارت اوقاف نے شائع کیا ہے۔ اسی طرح لسانی لحاظ سے برصغیر کے اہل علم نے علوم قضا کی خدمت سب سے زیادہ، اردو میں کی، اس کے بعد عربی، فارسی، اور انگریزی زبانوں میں بھی ایک قابل قدر ذخیرہ کتب کے نام ملتے ہیں۔ اس خطے سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اصل (Original) کتابیں بھی لکھیں، اور تراجم کا کام بھی کیا اور مختلف زبانوں میں تحقیق وتدوین پر بھی توجہ دی۔ اور یہ سب یا بیشتر کام غیر سرکاری سطح پر لوگوں یا اداروں نے سرانجام دیا، البتہ کہیں کہیں سرکاری کام بھی ملتا ہے جو بہ ہر حال وقیع ہے۔ مثلا **فتاوی عالمگیری** اور **فتاوی تاتارخانیہ** وغیرہ۔ علومِ قضا پر برصغیر کے اہل علم کا کام زیادہ تر مطبوع کتب یا مخطوطات کی شکل میں محفوظ و دستیاب ہے، اور کئی قیمتی کتب ایسی بھی ہیں جن کا تذکرہ باقی رہا اور اپنے مؤلفین کے وجود کی طرح ناپید ہو گئیں۔